بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 21

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17 رمضان 1440 ہجری قمری • 23 ہجرت 1398 ہجری شمسی • 23 مئی 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ○

(آل عمران:93)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 مئی 2019 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

نابینائی کی دو قسمیں ہیں، ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دِل کی

آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہر ایک شخص سفرِ آخرت کی تیاری رکھے

حضورؑ نے فرمایا: اس وقت میری غرض بیان کرنے سے یہ ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کا کچھ بھی اعتبار نہیں، اس لئے جس قدر احباب اس وقت میرے پاس جمع ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں شاید آئندہ سال سب جمع نہ ہو سکیں اور انہیں دنوں میں میں نے ایک کشف میں دیکھا ہے کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کشف کے مصداق کون کون احباب ہوں گے۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے تا ہر ایک شخص بجائے خود سفرِ آخرت کی تیاری رکھے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ مجھے کسی کا نام نہیں بتلایا گیا۔ لیکن یہ میں اللہ تعالیٰ کے اعلام سے خوب جانتا ہوں کہ قضاء وقدر کا ایک وقت ہے اور ضرور ایک وقت اس فانی دنیا کو چھوڑنا ہے اس لئے یہ کہنا بہت ضروری پڑا ہوا ہے کہ ہر شخص اور ہر دوست جو اس وقت موجود ہے وہ میری باتوں کو قصہ گو کی داستان کی طرح نہ سمجھے۔ بلکہ یہ ایک واعظ مِنۡ جَانِبِ اللّٰہِ اور مَامُوۡر مِنَ اللّٰہِ ہے جو نہایت خیرخواہی اور سچی بھلائی اور پوری دلسوزی سے باتیں کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان

پس میں اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ خوب یاد رکھو۔ میں پھر کہتا ہوں کہ دل سے سنو اور دل میں جگہ دو کہ اللہ جیسا اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شبہ کرتے ہیں، سچ جانو! بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا ہے۔ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ (ابراھیم:11) کیا اللہ تعالیٰ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے؟ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین اور آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھ لو کہ ان قدرت کے عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ انسانی عقل ودماغ کا کام نہیں اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے اور اس کو استغفار کرنا چاہیے۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بناء پر نہیں بلکہ اللہ جلّ شانُہٗ کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین وآسمان میں بھرے پڑے ہیں، بڑی ہی نابینائی ہے۔

نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

آخرت پر ایمان

شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ کر دیتا ہے، آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر اس کو معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور آجاتا ہے۔

ابرار کا طریق زندگی

جس قدر ابرار، اخیار اور راستباز انسان دنیا میں ہو گزرے ہیں جو رات کو اٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے، کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے، اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے؟ نہیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتے جو روحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے۔ بہت سے انسان آپ لوگوں نے دیکھے ہوں گے جو تین، چار بار دن میں کھاتے ہیں اور خوب لذیز اور مقوی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند ان پر غلبہ رکھتی ہے اور یہاں تک نیند اور سستی کے مغلوب ہو جاتے ہیں کہ ان کو عشاء کی نماز بھی دوبھر اور مشکل عظیم معلوم دیتی ہے چہ جائیکہ وہ تہجد گزار ہوں۔

دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خورد ونوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہوں گے۔ ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں اور ان کی زندگی کیوں کر بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی یہ آیہ شریفہ ان کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے۔ وَمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡہِبُوۡنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَ عَدُوَّکُمۡ (الانفال:61) اور یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَ صَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا۔ الآیۃ (اٰل عمران:201) اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

(ملفوظات، جلد اوّل صفحہ 44 تا 46، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مذہب کی تاریخ میں عورت کا بڑا مقام ہے اور عورت کے قابل تعریف کاموں کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے

قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں اور آپ کی ہدایات عورت کی اہمیت اور اس کے تاریخی کردار پر روشنی ڈالتے ہیں

جماعت احمدیہ مسلمہ میں تو اسلام اور احمدیت کی تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ عورت کے کردار اور قربانیوں کا کیا اہم مقام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح مرد کی قربانیوں اور دین کی خاطر اہم کردار کو مذہب کی تاریخ اور خاص طور پر اسلام میں محفوظ کیا ہے وہاں عورت کی قربانیوں اور کردار کو بھی کم نہیں سمجھا اور محفوظ رکھا ہے

آج مردوں کے ساتھ احمدی عورتوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کے دوسودس سے زائد ممالک میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے

خاص طور پر جن جگہوں پر جن ملکوں میں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں وہاں احمدی مردوں اور عورتوں دونوں نے قربانیاں دی ہیں

میرے پاس دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی دین کی خاطر قربانی کرنے والوں کے حالات آتے رہتے ہیں اور ان واقعات کو بھی ہم نے اپنی تاریخ میں محفوظ رکھنا ہے تاکہ آج بھی اور آئندہ بھی احمدی اس بات کو جانیں کہ احمدیت کی ترقی میں احمدی عورتوں نے بھی بیشمار قربانیاں دی ہیں اور احمدیت کی دنیا میں ترقی میں تمام دنیا کی احمدی عورتوں کا کردار ہے

یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وہی وارث بنیں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف برداشت کرنے کو ترجیح دیں گے اور اس کے حکموں پر چلیں گے

جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب فرمودہ 8 ستمبر 2018ء بروز ہفتہ بمقام کالسروئے (جرمنی)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج کی دنیا میں عموماً مذہب کی طرف زیادہ توجہ نہیں ہے نہ مذہب کی تاریخ جاننے کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مذہبی دنیا میں یا مذہب کی تاریخ میں صرف مرد کی اہمیت ہے اور عورت کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اور اس کو بعض اسلام مخالف لوگ یا مذہب مخالف لوگ زیادہ ہوا دیتے ہیں۔ خاص طور پر اسلام پر تو یہ اعتراض بار بار اٹھایا جاتا ہے کہ عورت ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے اور جو بھی اس کا کردار ہو یا اس کی قربانیاں ہوں ان کو مردوں سے کم درجہ پر رکھا جاتا ہے۔ مرد کے کردار اور کام کی ہمیشہ تعریف کی جاتی ہے اور عورت کے کردار اور کام کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔

لیکن جب ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا مذہب اور خاص طور پر اسلام عورت کی دین کیلئے خدمات، عورت کے دین کی ترقی کیلئے کردار، عورت کی دین کی خاطر قربانی کو مَردوں کی خدمات، ان کے کردار، ان کی خدمات سے کم سمجھتا ہے یا اسلام میں کم سمجھا جاتا ہے یا کم اہمیت دی جاتی ہے تو جواب نفی میں ملے گا اور ہر علم رکھنے والی عورت یہ جانتی ہے۔

ایک مسلمان سب سے زیادہ تاریخی، واقعاتی اور علمی حقائق کے لئے جس چیز پر یا جس گواہی پر ایمان اور یقین رکھتا ہے یا اس کو ایمان اور یقین کی حد تک مانتا ہے وہ قرآن کریم ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات و حقائق ہیں۔ اور قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مذہب کی تاریخ میں عورت کا بڑا مقام ہے اور عورت کے قابل تعریف کاموں کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے اور بیان فرمایا ہے اور انہی قابل تعریف اور اہم کاموں کی وجہ سے عورت کو ان انعامات میں حصہ دار بنایا گیا ہے جن کاموں کی وجہ سے مرد اس کے اجر کے حق دار ٹھہرائے گئے ہیں یا نوازے گئے ہیں۔

پھر قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں اور آپ کی ہدایات عورت کی اہمیت اور اس کے تاریخی کردار پر روشنی ڈالتے ہیں۔

پھر جماعت احمدیہ مسلمہ میں تو اسلام اور احمدیت کی تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ عورت کے کردار اور قربانیوں کا کیا اہم مقام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح مرد کی قربانیوں اور دین کی خاطر اہم کردار کو مذہب کی تاریخ اور خاص طور پر اسلام میں محفوظ کیا ہے وہاں عورت کی قربانیوں اور کردار کو بھی کم نہیں سمجھا اور محفوظ رکھا ہے۔ بلکہ ہم جائزہ لیں تو مذہب اسلام کی تو ابتدا ہی عورت کی قربانیوں سے شروع ہوتی ہے۔

جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے رکھی اور اس بنیاد میں عورت کا حصہ شامل کیا گیا۔ قرآن کریم میں بھی یہ ذکر ہے اور حدیث میں بھی یہ تفصیل سے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا دکھایا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے اور کئی سال تک اکلوتے بیٹے تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام تو کئی سال کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ بہرحال حضرت اسماعیل علیہ السلام ابھی چند سال کے ہی تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب دیکھی اور اسماعیل علیہ السلام کو سنائی کہ میں نے اس طرح دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ وہ زمانہ تھا کہ جب لوگ بتوں کو خوش کرنے کے لئے انسانوں کی قربانیاں بھی کیا کرتے تھے اور خصوصاً بیٹوں کو ذبح کرنا ایک بہت بڑی قربانی سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خیال آیا کہ انسانی جان کو بتوں پر قربان کرنے کا رواج تو ہے تو اس خواب کا مطلب ہے کہ میں بھی اس رواج کے مطابق اپنے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کروں اور یہی اللہ تعالیٰ مجھ سے چاہتا ہے، یہ ان کو خیال آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ذکر کیا تو جیسا کہ قرآن کریم میں بھی آتا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ اپنی رؤیا کو پورا کریں مجھے انشاء اللہ اس پر صبر کرنے والا پائیں گے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو باہر جنگل میں لے گئے اور الٹا لِٹا دیا تاکہ ان کی تکلیف دیکھ کر انکا کہیں یہ کام کرنے سے، ذبح کرنے سے ہاتھ نہ رک جائے۔ لیکن اس وقت جب آپ ذبح کرنے لگے تو قرآن کریم میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا۔ یعنی جب تُو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے تیار ہو گیا ہے تو تُو نے اپنی خواب پوری کر دی ہے اور یہ عمل صاف ظاہر کرتا ہے کہ تُو عملاً اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے مگر اب تُو نے اسے ذبح نہیں کرنا اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ آج سے انسانوں کو ذبح کرنے کا رواج ختم کیا جاتا ہے اور یہ طریق درست نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کے نئے طریق رائج ہوں گے جو اس قربانی سے بہت بلند ہیں اور مستقل قربانی کرتے چلے جانے والے طریق ہیں۔ چنانچہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ الہاماً فرمایا کہ حضرت ہاجرہ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کے مقام پر لے جائیں اور وہاں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کے مقام پر لے گئے۔ اس وقت وہاں میلوں تک کوئی آبادی نہیں تھی۔ آپ اپنے ساتھ پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کا ایک تھیلا لے کے گئے تھے۔ ان دونوں ماں بیٹے کے پاس وہ پانی اور کھجوروں کی تھیلی رکھ دی اور انہیں وہیں چھوڑ کر واپس چل پڑے۔ یہاں سے پھر اس مستقل قربانی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک انسانی جان کی قربانی ختم کر کے شروع کروائی تھی۔ دراصل رؤیا میں اسی قربانی کا ذکر تھا، نہ کہ چھری پھیرنے والی قربانی، کہ ایسی جگہ چھوڑ آؤ جہاں نہ کھانے کو روٹی ملے، نہ پینے کو پانی ملے۔ گویا یہ تمہاری طرف سے ایک طرح سے ذبح کرنا ہی ہے۔ بہرحال جب حضرت ابراہیم علیہ السلام واپسی کیلئے مڑے تو بیوی اور بیٹے کی محبت کی وجہ سے چند قدم جا کر مڑ کر دیکھنے لگے۔ پھر چل پڑتے پھر رک کر دیکھنے لگتے۔ جب چند بار اس طرح مڑ کر دیکھتے رہے تو حضرت ہاجرہ جو بڑی فراست رکھنے والی خاتون تھیں انہیں خیال پیدا ہوا کہ آپ کسی معمولی کام کیلئے نہیں جا رہے۔ ہمیں یہاں چھوڑ کر یا اِدھر اُدھر کوئی جگہ دیکھنے، تلاش کرنے نہیں جا رہے بلکہ ضرور کوئی بات ہے کوئی راز ہے جو آپ ہم سے چھپا رہے ہیں۔ حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے گئیں اور کہا کہ آپ ہمیں یہاں اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے اسکا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت ہاجرہ کچھ دُور تک آپ کے پیچھے جا کر یہی پوچھتی رہیں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’یہ خدا کا رعب ہے جو اس نے کفار کے دلوں پر مسلّط کر دیا ہے‘‘

’’اللہ اس کا مددگار رہے جو اللہ کا مددگار رہے اور وہ اس کو رُسوا کرنے والا ہے جس نے اس کا انکار کیا‘‘

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ رسول ﷺ

حضرت عُبَیْد بن ابو عُبَیْد انصاری اَوْسِی، حضرت عبداللہ بن نعمان بن بلدمہ

حضرت عبداللہ بن عمیر، حضرت عمرو بن حارث، حضرت عبداللہ بن کعب، حضرت عبداللہ بن قیس، حضرت سلمہ بن اسلم

حضرت عقبہ بن عثمان، حضرت عبداللہ بن سہل، حضرت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممانی مکرمہ صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی وفات۔ پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 03 رمئی 2019ء بمطابق 03 ہجرت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن بدری صحابہ کا مَیں ذکر کروں گا ان میں پہلا نام ہے حضرت عُبَید ؓ۔ ان کا پورا نام حضرت عُبَید بن ابُوعُبَید انصاری اَوْسِی ؓ تھا۔ ابن ہشام کے مطابق آپ ؓ قبیلہ اَوس کے خاندان بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عُبَید ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں شامل ہوئے تھے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ المجلد الثالث، صفحہ 538-539، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 465، الانصارُ وَمَنْ مَعَھُمْ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء 3، صفحہ 243، وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِیْ ظَفَرٍ، عُبَیْد بن اَبِیْ عُبَیْد، دارالاحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) اس سے زیادہ ان کی مزید تفصیل نہیں ہے۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبداللہ بن نُعمان بن بَلْذَمَہ ؓ ہے۔ حضرت عبداللہ کے دادا کا نام بَلْدَمَہ یا بَلْذَمَہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن نعمان ؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو خُنَاس سے تھا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 471، ذِکْرُ الانصار وَمَنْ مَعَھُمْ/ مِنْ بَنِیْ خُنَاس، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الرابع، صفحہ 213، عَبْدُ اللّٰہ بْن النُّعمان، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

حضرت عبداللہ بن نعمان ؓ حضرت ابوقتادہ ؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن نعمان ؓ کو غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 293، طَبَقَاتُ الْبَدْرِیِّیْنَ مِنَ الانصارِ/ عَبْدُ اللّٰہ بْن النُّعمان، داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر جن صحابی کا ذکر کرنا ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن عمیر ؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمیر ؓ کا تعلق قبیلہ بَنُو جِدَارَہ سے تھا۔ آپ ؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ایک قول کے مطابق آپ کے والد کا نام عُمَیر کے بجائے عُبَید بھی بیان ہوا ہے۔ اسی طرح بعض نے آپ ؓ کے دادا کا نام عَدِی بیان کیا ہے جبکہ بعض نے حَارِثَہ بیان کیا ہے۔ ابن ہشام نے آپ ؓ کا قبیلہ بَنُو جِدَارَہ بیان کیا ہے جبکہ ابن اسحاق نے بنو حَارِثَہ بیان کیا ہے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 467، الانصار ومن معھم/من بنی جدارۃ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 277، عبداللہ بن عمیر، داراحیاء التراث العربی 1996ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی الجزء الرابع، صفحہ 172، عبداللہ بن عمیر، دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء) دونوں ہی تاریخ لکھنے والے ہیں۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عَمرو بن حارث ؓ ہے۔ حضرت عَمرو ؓ کا تعلق قبیلہ بنو حارث سے تھا۔ بعض نے آپ ؓ کا نام عمرو بیان کیا ہے جبکہ دیگر آپ ؓ کا نام عامر بھی بیان کرتے ہیں۔ آپ ؓ کی کنیت ابو نافع تھی۔ حضرت عَمرو ؓ نے شروع میں ہی مکہ میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ ؓ ہجرتِ حبشہ ثانیہ میں شامل تھے۔ آپ کو غزوۂ بدر میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 463، باب من حضر بدرا من المسلمین، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابی عمر، جلد 3، صفحہ 255، عمرو بن حارث، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر، جلد 4، صفحہ 197، عمرو بن حارث، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن کَعب ؓ۔ حضرت عبداللہ بن کعب قبیلہ بنو مَازِن سے تھے۔ آپ ؓ کے والد کا نام کعب بن عَمرو اور آپ ؓ کی والدہ کا نام رُبَاب بنتِ عبداللہ تھا۔ آپ ؓ حضرت اَبُولَیْلیٰ مَازِنی ؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن کعب ؓ کے ایک بیٹے کا نام حارث تھا جو زُغَیبَہ بنتِ اَوس سے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن کعب ؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ ؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز اموال غنیمت پر نگران مقرر فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی آپ ؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اموالِ خُمس پر نگران بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن کعب ؓ غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور اس کے علاوہ تمام دیگر غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن کعب ؓ کی وفات مدینے میں حضرت عثمان ؓ کے دورِ خلافت میں 33 ہجری میں ہوئی اور آپ ؓ کی نمازِ جنازہ حضرت عثمان ؓ نے پڑھائی۔ آپ ؓ کی کنیت ابو حارث کے علاوہ ابو یحییٰ بھی بیان کی جاتی ہے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 475، الانصار ومن معھم/من بنی مازن بن النجار وحلفائھم، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 268 ’’عبد اللہ بن کعب بن عمروؓ‘‘ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد الثالث، صفحہ 105، ’’عبداللہ بن کعب المازنی‘‘ دارا کتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثالث، صفحہ 370 ’’عبداللہ بن کعب بن عمروؓ‘‘ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن قیس ؓ۔ حضرت عبداللہ بن قیس ؓ قبیلہ بنو نجار سے تھے۔ آپ ؓ کے دادا کا نام سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں زیادہ تر خَالِد بیان ہوا ہے تاہم طبقات الکبریٰ میں ان کا نام خَلَّدَہ لکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن قیس ؓ کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن اور بیٹی کا نام عُمَیرَہ تھا۔ ان دونوں کی والدہ کا نام سُعَاد بنتِ قَیس تھا۔ ان کے علاوہ آپ ؓ کی ایک اَور بیٹی بھی تھیں جن کا نام اُمِّ عَوْن تھا۔ حضرت عبداللہ بن قیس ؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ عبداللہ بن محمد بن عُمَارَہ انصاری کے مطابق آپ ؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے جبکہ دوسرے قول کے مطابق آپ غزوۂ احد میں شہید نہیں ہوئے بلکہ آپ ؓ زندہ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور آپ ؓ نے حضرت عثمان ؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 474، الانصار ومن معھم / نسب عفراء، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 258 ’’عبداللہ بن قیس‘‘ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

تاریخ کی مختلف کتب میں بعض جگہ اختلاف ہو جاتا ہے اس لیے مَیں بیان کر دیتا ہوں۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت سَلَمَہ بن اسلم ؓ ہے۔ حضرت سلمہ بن اسلم ؓ قبیلہ بنو حارثہ بن حارث سے تھے۔ آپ ؓ کے والد کا نام اسلم تھا۔ ایک قول کے مطابق آپ کے دادا کا نام حَرِیْش تھا جبکہ دوسرے قول کے مطابق حَرِیس تھا۔ آپ ؓ کی کنیت اَبُوسَعْد تھی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 464، الانصار ومن معھم/من بنی عبید بن کعب وحلفائھم، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد الثانی، صفحہ 198 ’’سلمہ بن اسلم‘‘ دارالکتب

العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

حضرت سلمہ بن اسلمؓ کی والدہ کا نام سُعَاد بنت رَافع تھا۔ حضرت سلمہ بن اسلمؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور اس کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپؓ نے غزوۂ بدر میں صَائب بن عُبَید اور نُعمان بن عَمرو کو قید کیا تھا۔ حضرت سلمہ بن اسلمؓ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جنگ جِسر میں شہید ہوئے تھے جو دریائے فرات کے کنارے لڑی گئی تھی۔ اس جنگ کی تفصیل، میں گذشتہ خطبات میں بیان کر چکا ہوں۔ بہت بڑی جنگ تھی جو مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان لڑی گئی تھی اور جِسر پُل کو کہتے ہیں۔ دریا پر ایک پل بنایا گیا تھا۔ اس سے، جِسر نام ہے اس کے ذریعے سے پھر مسلمان دوسرے علاقے میں گئے تھے۔ اور اس جنگ میں ایرانیوں کی طرف سے جنگی ہاتھی بھی استعمال ہوئے تھے۔ بہر حال جنگ میں دونوں فریقین کا بہت نقصان ہوا۔ مسلمانوں کا خاص طور پر بہت نقصان ہوا تھا۔ بوقتِ وفات روایات کے اختلاف کے ساتھ کم وبیش آپؓ کی عمر 38 سال بیان کی جاتی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 236 ''سلمہ بن اسلم'' وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِی عَبْدِ الْاَشْھَلِ بْنِ جُشَم، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثانی، صفحہ 516 ''سلمہ بن اسلم'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی، جلد 3، صفحہ 120، سلمہ بن اسلم، دارالفکر بیروت 2001) (تاریخ ابن خلدون مترجم، جلد 3، حصہ اول، صفحہ 271، دارالاشاعت کراچی 2003ء)

علامہ نورالدین حلبی کی مشہور کتاب سیرت حلبیہ میں غزوۂ بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے ضمن میں بیان ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت سلمہ بن اسلمؓ کی تلوار ٹوٹ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کھجور کی چھڑی دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ لڑائی کرو۔ حضرت سلمہ بن اسلمؓ نے جیسے ہی اس چھڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ ایک بہترین تلوار بن گئی اور وہ بعد میں ہمیشہ آپؓ کے پاس رہی۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 245، ذکر مغازیہ ﷺ غزوۃ بدر الکبریٰ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

'شرح زرقانی' اور 'دلائل نبوت' میں ہے کہ بدر کے روز حضرت سلمہ بن اسلمؓ کی تلوار ٹوٹ گئی تو خالی ہاتھ رہ گئے اور بغیر کسی ہتھیار کے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چھڑی دیتے ہوئے فرمایا اس کے ساتھ لڑائی کرو تو وہ ایک بہترین تلوار بن گئی جو یومِ جِسر میں شہید ہونے تک آپؓ کے پاس رہی۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جزء 2، صفحہ 302، باب غزوۃ بدر الکبریٰ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) (دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 99، باب ما ذکر فی المغازی من دعاۃ......دارالکتب العلمیۃ بیروت 1988ء)

ابن سعد غزوۂ خندق کے ذکر کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن حارثہؓ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عُبَادہؓ کے پاس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ بن اسلمؓ کو دو سو آدمیوں پر نگران مقرر کیا تھا۔ ان جھنڈوں کے نیچے جو مختلف پارٹیاں تھیں ان پہ نگران مقرر کیے گئے تھے تو حضرت سلمہؓ کو دو سو آدمیوں پر نگران مقرر کیا گیا تھا اور حضرت زید بن حارثہؓ کو تین سو آدمیوں پر نگران مقرر کیا گیا تھا اور ان کی یہ ڈیوٹی مقرر فرمائی کہ وہ مدینے کا پہرہ دیں گے اور باآوازِ بلند تکبیر پڑھتے رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بنو قُرَیظہ کی طرف سے جہاں بچے وغیرہ حفاظت کی غرض سے رکھے گئے تھے اس جگہ پر حملے کا اندیشہ تھا۔ (عیون الاثر جلد 2 صفحہ 88 غزوۃ الخندق، دارالقلم بیروت 1993ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ایک سازش ہوئی تھی اور اس کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

غزوۂ احزاب کی ذِلّت بھری ناکامی کی یاد نے قریشِ مکہ کے تن بدن میں آگ لگا رکھی تھی اور طبعاً یہ قلبی آگ زیادہ تر ابوسفیان کے حصے میں آئی تھی جو مکہ کا رئیس تھا اور احزاب کی مہم میں خاص طور پر ذلّت کی مار کھا چکا تھا۔ کچھ عرصے تک ابوسفیان اس آگ میں اندر ہی اندر جلتا رہا مگر بالآخر معاملہ اس کی برداشت سے باہر نکل گیا اور اس آگ کے مخفی شعلے باہر آنے شروع ہوئے، ان کا اظہار ہونا شروع ہو گیا۔ طبعاً کفار کی سب سے زیادہ عداوت بلکہ درحقیقت اصل عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ تھی اس لیے اب ابوسفیان اس خیال میں پڑ گیا کہ جب ظاہری تدبیروں اور حیلوں اور جنگوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو کیوں کسی مخفی تدبیر سے، (کسی بہانے سے، کسی حیلے سے) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ نہ کر دیا جائے، کیوں ایسی تدبیر نہ کی جائے۔ وہ یہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد کوئی خاص پہرہ نہیں رہتا بلکہ بعض اوقات آپؐ بالکل بے حفاظتی کی حالت میں اِدھر اُدھر آتے جاتے تھے۔ شہر کے گلی کوچوں میں پھرتے تھے۔ مسجدِ نبویؐ میں روزانہ کم از کم پانچ وقت نمازوں کیلئے تشریف لاتے تھے اور سفروں میں بالکل بے تکلفانہ اور آزادانہ طور پر رہتے تھے۔ اس سے زیادہ اچھا موقع کسی کرایہ دار قاتل کیلئے کیا ہوسکتا تھا؟ یہ خیال آنا تھا کہ ابوسفیان نے اندر ہی اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تجویز پختہ کرنی شروع کر دی۔ جب وہ پورے عزم کے ساتھ اس ارادے پر جم گیا تو اس نے ایک دن موقع پا کر اپنے مطلب کے چند قریشی نوجوانوں سے کہا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا جواں مرد نہیں جو مدینے میں جا کر خفیہ خفیہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کر دے؟ تم جانتے ہو کہ محمد کھلے طور پر مدینے کی گلی کوچوں میں پھرتا ہے۔ (جس طرح بھی اس نے اپنی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا) ان نوجوانوں نے اس خیال کو سنا اور لے اڑے۔ (ان کے دل میں یہ بات رَچ گئی) یہ بات نکلے ابھی زیادہ دن نہیں گزر رہے تھے کہ ایک بدوی نوجوان ابوسفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ کی تجویز سنی ہے۔ کسی نوجوان نے بتا دی اور میں اس کیلئے حاضر ہوں۔ میں ایک مضبوط دل والا اور پختہ کار انسان ہوں جس کی گرفت سخت اور حملہ فوری ہوتا ہے۔ اگر آپ مجھے اس کام کیلئے مقرر کر کے میری مدد کریں تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کی غرض سے جانے کیلئے تیار ہوں اور میرے پاس ایک ایسا خنجر ہے جو شکاری گدھ کے مخفی پروں کی طرح رہے گا یعنی بہت چھپا ہوا ہے، چھپا کے ایسی حالت میں رکھوں گا۔ سو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کروں گا اور پھر بھاگ کر کسی قافلے میں مل جاؤں گا اور مسلمان مجھے پکڑ نہیں سکیں گے اور میں مدینے کے رستے کا بھی خوب ماہر ہوں۔ ابوسفیان بڑا خوش ہوا اس نے کہا کہ بس بس تم ہمارے مطلب کے آدمی ہو۔ اس کے بعد ابوسفیان نے اسے ایک تیز رَو اونٹنی اور سفر کا زادِ راہ دیا، خرچ دیا اور رخصت کیا اور تاکید کی کہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔

مکّے سے رخصت ہو کر یہ شخص دن کو چھپتا ہوا اور رات کو سفر کرتا ہوا مدینے کی طرف روانہ ہوا۔ چھٹے دن مدینے پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ لیتے ہوئے سیدھا قبیلہ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پہنچا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ چونکہ ان ایام میں نئے سے نئے آدمی مدینے میں آتے رہتے تھے اس لیے کسی مسلمان کو اس کے متعلق شبہ نہیں ہوا کہ کس نیت سے آیا ہے۔ مگر جونہی یہ مسجد میں داخل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا یہ شخص کسی بری نیّت سے آیا ہے۔ اونچی آواز میں آپؐ نے فرمایا۔ اس تک یہ الفاظ پہنچ گئے، وہ یہ الفاظ سن کر اَور بھی تیزی کے ساتھ آپؐ کی طرف بڑھا مگر ایک انصاری رئیس اُسَید بِن حُضَیر فوراً لپک کر اس کے ساتھ لپٹ گئے اور اس جدوجہد میں ان کا ہاتھ اس کے چھپے ہوئے خنجر پر بھی جا پڑا۔ پھر وہ گھبرا کر بولا کہ میرا خون میرا خون۔ یعنی تُو نے مجھے زخمی کر دیا۔ جب اسے مغلوب کر لیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کس ارادے سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میری جان بخشی کی جائے تو میں بتا دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم ساری بات سچ سچ بتا دو تو پھر تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ جس پر اس نے سارا قصّہ من وعن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا اور یہ بھی بتایا کہ ابوسفیان نے اس سے اِس قدر انعام کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے بعد یہ شخص چند دن تک مدینے میں ٹھہرا اور پھر اپنی خوشی سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کے، مسلمانوں کے ساتھ رہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا۔ اسلام لے آیا۔

ابوسفیان کی اس خونی سازش نے اس بات کو آگے سے بھی زیادہ ضروری کر دیا کہ مکّے والوں کے ارادے اور نیت سے آگاہی رکھی جائے۔ تاکہ پتا لگے کہ ان کی کیا نیّت ہے کہ اس طرح کی خفیہ سازشیں بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے اپنے دو صحابی عمرو بن امیہ ضَمرِیؓ اور سلمہ بن اسلمؓ، جن کا ذکر ہو رہا ہے، ان کو مکّے کی طرف روانہ فرمایا اور ابوسفیان کی اس سازشِ قتل اور اس کی سابقہ خون آشام کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں یہ بھی اجازت دے دی کہ اگر موقع پائیں تو بے شک اسلام کے اس حربی جنگی دشمن کا خاتمہ کر دیں۔ مگر جب امیہ اور ان کا ساتھی مکہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہو گئے اور یہ دو صحابی اپنی جان بچا کر مدینے کی طرف واپس لوٹ آئے۔ راستے میں انہیں قریش کے دو جاسوس مل گئے جنہیں رؤسائے قریش نے مسلمانوں کی حرکات وسکنات کا پتا لینے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا علم حاصل کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ اب یہ بھی کوئی تعجب نہیں کہ یہ تدبیر بھی قریش کی کسی اَور خونی سازش کا پیش خیمہ ہو، جیسے پہلے ایک آدمی کو بھیجا تھا۔ ان کو بھی بھیجا ہو کہ سازش کر کے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کریں مگر خدا کا ایسا فضل ہوا کہ امیہ اور سلمہ بن اسلم کو ان کی جاسوسی کا پتا چل گیا جس پر انہوں نے ان جاسوسوں پر حملہ کر کے انہیں قید کر لینا چاہا مگر انہوں نے سامنے سے مقابلہ کیا۔ چنانچہ اس لڑائی میں ایک جاسوس تو مارا گیا اور دوسرے کو قید کر کے وہ اپنے ساتھ مدینے میں واپس لے آئے۔

اس سریہ کی تاریخ کے متعلق مؤرخین میں اختلاف ہے۔ ابن ہشام اور طبری اسے 4ر ہجری میں بیان کرتے ہیں مگر ابن سعد نے اسے 6ر ہجری میں لکھا ہے۔ علامہ قُسطلَانی اور زُرقَانِی نے ابن سعد کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ان ساروں کی (تحقیق کا) تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لہٰذا میں نے بھی اسے 6ر ہجری میں بیان کیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ واللہ اَعلم۔ ابن سعد کی روایت کے مفہوم کی تائید بیہقی نے بھی کی ہے مگر اس میں اس واقعہ کے زمانہ کا پتا نہیں چلتا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 741 تا 743)

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت سلمہ بن اسلمؓ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضرت ام عُمارہ بیان کرتی ہیں کہ میں صلح حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی تھی جبکہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عَبَّاد بن بِشرؓ اور حضرت سلمہ بن اسلمؓ دونوں آہنی خود پہنے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ جب قریش کے سفیر سُہَیل بن عَمرو نے اپنی آواز کو بلند کیا تو ان دونوں نے اسے کہا کہ اپنی آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دھیما رکھو، آہستہ رکھو، ہلکی رکھو۔ (کتاب المغازی جلد 2 صفحہ 93 باب غزوۃ الحدیبیۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) یہ ان کی ایک خاص خدمت کا ذکر ہے جو اس موقعے پر بیان ہوا۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عُقْبَہ بن عثمانؓ ہے۔ حضرت عُقْبَہ بن عثمانؓ کی والدہ کا نام ام جَمِیل بنت قُطْبَہ تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 300، وَمِنْ بَنِی زُرَیْق بِنْ عَامِرْ بِنْ زُرَیْق ......داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت عُقْبَہؓ انصار کے قبیلہ بَنُو زُرَیْق میں سے تھے۔ حضرت عقبہؓ اور آپؓ کے بھائی حضرت سعد بن عثمانؓ کو غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مختلف تاریخی کتب میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ غزوۂ احد کے موقعے پر جو چند لوگ حملے کی شدت سے وقتی طور پر بھاگ اٹھے تھے ان میں سے دو شخص حضرت عقبہ بن عثمانؓ اور حضرت سعد بن عثمانؓ بھی تھے۔ یہاں تک کہ وہ اَعْوَص کے بالمقابل ایک پہاڑ جَلْعَبْ پر پہنچ گئے اور تین روز تک وہاں قیام کیا۔ اَعْوَص مدینے سے چند میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ پھر جب وہ دونوں واپس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَقَدْ ذَهَبْتُمْ فِيهَا عَرِيْضَةً۔ یعنی تم اس طرف چل دیے جس میں کشادگی تھی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، الجزء الرابع، صفحہ 54-55، عُقْبَۃ بِنْ عُثْمَانْ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء) (جامع البیان فی تاویل القرآن، معروف تفسیر طبری، جزء 4، صفحہ 183-184، سورۃ آل عمران زیر آیت 156، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 2001ء) (معجم البلدان، جزء 1، صفحہ 180، زیر لفظ اعوص)

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی چشم پوشی فرمائی اور ان کی غلطی سے درگزر فرمایا۔ کوئی باز پرس نہیں کی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن سہلؓ۔ حضرت عبداللہ بن سہلؓ کا تعلق قبیلہ بنی زَعُوْرَاء سے تھا جو کہ بنوعبدالاشہل کے حلیف تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؓ غسّانی تھے۔ حضرت عبداللہ کے دادا کا نام بعض نے زید اور بعض نے رافع بھی بیان کیا ہے۔ حضرت عبداللہ کی والدہ کا نام صَعْبَہ بنت تَيِّہَان تھا جو حضرت اَبُوالْہَیْثَم بن تَیِّہَانؓ کی بہن تھیں۔ آپؓ حضرت رافع بن سہلؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ آپؓ کے بھائی حضرت رافعؓ آپؓ کے ہمراہ غزوۂ احد اور خندق میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔ بنوعُوَیْف کے ایک شخص نے آپؓ کو تیر مار کر شہید کیا تھا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 464، الانصار ومن معھم، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 236، عبداللہ بن سھل، داراحیاء التراث العربی 1996ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر، جلد 3، صفحہ 269 عبداللہ بن سھل، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

مُغِیْرَہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ کیا آپؓ غزوۂ بدر میں شریک تھے؟ آپؓ نے جواب دیا کہ ہاں اَور میں بیعتِ عقبہ میں بھی شامل تھا۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد لعلی بن ابی بکر، جلد 6، صفحہ 108، کتاب المغازی والسیر باب قد حضر بدرا جماعۃ، حدیث 10044، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت عبداللہ کے غزوۂ حُمَرَاء الاُسَد، جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے، (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 181 زیر لفظ حمراء الاسد) اس میں شامل ہونے کا ذکر بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب 'سُبُلُ الْھُدیٰ' میں یوں ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ اور حضرت رافع بن سہلؓ دونوں بھائی جو قبیلہ بنوعبدالاشہل میں سے تھے جب وہ دونوں غزوۂ احد سے واپس آئے تو وہ شدید زخمی تھے۔ جنگ میں زخمی ہو گئے اور حضرت عبداللہ زیادہ زخمی تھے۔ جب ان دونوں بھائیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُمَرَاء الاُسَد کی طرف جانے اور اس میں شمولیت کی بابت آپؐ کے حکم کے بارے میں سنا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ بخدا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں شرکت نہ کر سکے تو یہ ایک بہت بڑی محرومی ہوگی۔ زخمی حالت میں تھے لیکن اس کے باوجود بھی ایک جذبہ تھا۔ ایمان میں پختگی تھی۔ پھر کہنے لگے بخدا ہمارے پاس کوئی سواری بھی نہیں ہے جس پر ہم سوار ہوں اور نہ ہی ہم جانتے ہیں کہ ہم کس طرح یہ کام کریں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آؤ میرے ساتھ ہم پیدل چلتے ہیں۔ حضرت رافعؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے تو زخموں کی وجہ سے چلنے کی سکت بھی نہیں ہے۔ آپؓ کے بھائی نے کہا کہ آؤ ہم آہستہ آہستہ چلتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں گرتے پڑتے چلنے لگے۔ حضرت رافعؓ نے کبھی کمزوری محسوس کی تو حضرت عبداللہ نے حضرت رافعؓ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا۔ کبھی وہ پیدل چلنے لگے۔ ایسی حالت تھی کہ دونوں ہی زخمی تھے لیکن جو بہتر تھے وہ زیادہ زخمی کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلتے رہے۔ کمزوری کی وجہ سے بعض دفعہ ایسی حالت ہوتی تھی کہ وہ حرکت بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ عشاء کے وقت وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ اس وقت آگ جلا رہے تھے۔ ایک ڈیرہ ڈال لیا تھا۔ رات کا وقت تھا تو آپ دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرے پر حضرت عَبَّاد بِن بِشْرؓ متعین تھے۔ جب یہ پہنچے وہاں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے، دونوں سے پوچھا کہ کس چیز نے تمہیں روکے رکھا تو ان دونوں نے اس کا سبب بتایا کہ کیا وجہ ہوگئی۔ اس پر آپؐ نے ان دونوں کو دعائے خیر دیتے ہوئے فرمایا اگر تم دونوں کو لمبی عمر نصیب ہوئی تو تم دیکھو گے کہ تم لوگوں کو گھوڑے اور خچر اور اونٹ بطور سواریوں کے نصیب ہوں گے۔ ابھی تو تم گرتے پڑتے پیدل آئے ہو لیکن لمبی زندگی پاؤ گے تو یہ دیکھو گے کہ یہ سب سواریاں تمہیں میسر آ جائیں گی لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ لیکن وہ تمہارے لیے تم دونوں کے اس سفر سے بہتر نہیں ہوں گی جو تم نے پیدل گرتے پڑتے کیا ہے۔ (سُبُل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد لمحمد بن یوسف، جلد 4 صفحہ 310، الباب الرابع عشر فی غزوہ حمراء الاسد، دارالکتب العلمیہ بیروت 1993ء) جو اِس کا ثواب ہے اور جو اِس کا اجر ملے گا اور جو اِس کی برکات ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔

غزوہ حَمْرَاءُ الْاَسَد کی تفصیل کہ یہ کیا تھا جس کے لیے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئے تھے اس کے بارے میں کچھ تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھی ہے۔ نبی کریم اور آپؐ کے اصحابؓ کی غزوۂ احد سے واپسی اور غزوۂ حَمْرَاءُ الْاَسَد کی تفصیل اس طرح ہے کہ احد کی جنگ کے بعد مدینہ میں جو رات تھی ایک سخت خوف کی رات تھی کیونکہ باوجود اس کے کہ بظاہر لشکرِ قریش نے مکہ کی راہ لے لی تھی یہ اندیشہ تھا کہ یہ فعل مسلمانوں کو غافل کرنے کی نیت سے نہ ہو۔ بظاہر تو احد کی جنگ میں وہ جیتے ہوئے تھے اور مکہ واپس لوٹ رہے تھے لیکن مسلمانوں کو یہ فکر تھی کہ کہیں یہ نہ ہو کہ یہ بھی کوئی چال ہو اور مدینے پر حملہ کرنے کیلئے پھر واپس لوٹ آئیں اور اچانک لوٹ کر مدینہ پر حملہ آور ہو جائیں۔ لہٰذا اس رات کو مدینے میں اسی احتیاط کی وجہ سے، شک کی وجہ سے پہرے کا انتظام کیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا خصوصیت سے تمام رات صحابہ نے پہرہ دیا۔

صبح ہوئی تو پتا لگا کہ یہ اندیشہ محض خیالی نہیں تھا کیونکہ فجر کی نماز سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینے سے چند میل کے فاصلے پر ٹھہر گیا ہے اور رؤسائے قریش میں یہ سرگرم بحث جاری ہے کہ اس فتح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیوں نہ مدینے پر حملہ کر دیا جائے اور بعض قریش ایک دوسرے کو طعنہ دے رہے تھے کہ نہ تو تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کیا اور نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور نہ ان کے مال ومتاع پر قابض ہوئے، قبضہ کیا بلکہ جب تم ان پر غالب آئے اور تمہیں یہ موقع ملا کہ تم ان کو ملیا میٹ کر دیتے تو تم انہیں یونہی چھوڑ کر واپس چلے آئے ہو تا کہ وہ پھر زور پکڑ جائیں۔ پس اب بھی موقع ہے کہ واپس چلو اور مدینے پر حملہ کر کے مسلمانوں کی جڑ کاٹ دو۔ اس کے مقابل بعض دوسرے یہ بھی کہتے تھے کہ تمہیں ایک فتح حاصل ہوئی ہے۔ اسے غنیمت سمجھو اور مکہ واپس لوٹ چلو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ شہرت بھی کھو بیٹھو جو تمہیں حاصل ہوئی ہے اور یہ فتح جو ہے وہ شکست کی صورت میں بدل جائے کیونکہ اب اگر تم لوگ واپس لوٹے اور مدینے پر حملہ آور ہوئے تو یقیناً مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور جو لوگ احد میں شامل نہیں ہوئے تھے وہ بھی میدان میں نکل آئیں گے۔ مگر بالآخر جوشیلے لوگوں کی رائے غالب آئی اور قریش مدینہ کی طرف واپس لوٹنے کے لیے تیار ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فوراً اعلان فرمایا کہ مسلمان تیار ہو جائیں مگر ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ سوائے ان لوگوں کے جو احد میں شریک ہوئے تھے اَور کوئی شخص ہمارے ساتھ نہ نکلے۔ چنانچہ احد کے مجاہدین جن میں سے اکثر زخمی تھے (اور دو زخمیوں کا ذکر تو میں نے کر ہی دیا) اپنے زخموں کو باندھ کر اپنے آقا کے ساتھ ہو لیے اور لکھا ہے کہ اس موقعے پر مسلمان ایسی خوشی اور جوش کے ساتھ نکلے کہ جیسے کوئی فاتح لشکر فتح کے بعد دشمن کے تعاقب میں نکلتا ہے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حُمَرَاء الاُسَد میں پہنچے جہاں دو مسلمانوں کی نعشیں، لاشیں ان کو میدان میں پڑی ہوئی ملی تھیں۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ یہ وہ جاسوس تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے پیچھے روانہ کیے تھے مگر جنہیں قریش نے موقع پا کر قتل کر دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہداء کو ایک قبر کھدوا کر اس میں اکٹھا دفن کروا دیا اور اب چونکہ شام ہو چکی تھی آپؐ نے وہیں ڈیرا ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میدان میں مختلف مقامات پر آگ روشن کر دی جائے۔ وسیع جگہ پر آگیں جلا دی جائیں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے حُمَرَاء الاُسَد کے میدان میں پانچ سو آگیں شعلہ زن ہو گئیں جو ہر دُور سے دیکھنے والے کے دل کو مرعوب کرتی تھیں۔ بڑا رعب پڑنے لگ گیا۔ مختلف لوگ سمجھیں کہ یہ آبادی ہے اور بڑے بڑے مختلف کیمپ بنے ہوئے ہیں۔ غالباً اسی موقع پر قبیلہ خُزَاعَہ کا ایک مشرک رئیس مَعْبَد نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے احد کے مقتولین کے متعلق اظہارِ ہمدردی کی اور پھر اپنے راستے پر روانہ ہو گیا۔ دوسرے دن جب وہ مقام رَوْحَاء (یہ بھی ایک مقام ہے، جگہ ہے جو مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں) پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ قریش کا لشکر وہاں ڈیرا ڈالے پڑا ہے (جو بحث کر کے واپس مدینہ میں آ رہے تھے) اور مدینہ کی طرف واپس چلنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مَعْبَد فوراً ابوسفیان کے پاس گیا اور اسے جا کر کہنے لگا کہ تم کیا کرنے لگے ہو۔ اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کو حَمْرَاءُ الْاَسَد میں چھوڑا ہے۔ میں انہیں وہاں چھوڑ کر آیا ہوں اور ایسا بارعب لشکر ہے جو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور احد کی ہزیمت کی ندامت، (جو جنگ ہاری ہے اس کی ندامت) میں ان کو اتنا جوش ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی وہ بھسم کر دیں گے، کھا جائیں گے، ختم کر دیں گے۔ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر معبد کی ان باتوں سے ایسا رعب پڑا کہ وہ مدینے کی طرف لوٹنے کا ارادہ ترک کر کے فوراً مکّے کی طرف روانہ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکرِ قریش کے اس طرح بھاگ نکلنے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ خدا کا رعب ہے جو اس نے کفار کے دلوں پر مسلط کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حَمْرَاءُ الْاَسَد میں دو تین دن اَور قیام فرمایا اور پھر پانچ دن کی غیر حاضری کے بعد مدینے میں واپس تشریف لے آئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 504-505) (لغات الحدیث، جلد 2، صفحہ 149 زیر لفظ روحاء)

اگلا ذکر جن صحابی کا ہے ان کا نام حضرت عُتْبَہ بن رَبِیعہؓ ہے۔ حضرت عتبہؓ کا تعلق کس قبیلے سے تھا اس کے

بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عُتْبَہ بن رَبِیعہؓ قبیلہ بنو لَوْذَانْ کے حلیف تھے اور ان کا تعلق قبیلہ بَہْرَاء سے تھا۔ بعض کے نزدیک آپؓ قبیلہ اَوس کے حلیف تھے۔ بہرحال آپؓ کو غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ جنگِ یرموک میں شامل ہونے والے امراء میں سے ایک کا نام عتبہ بن ربیعہ ملتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی وہ صحابی ہیں۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 469 ''الانصار ومن معھم/من بنی لوذان وحلفائھم'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 284، عُتْبَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃَ بْنِ خَالِدْ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 360، عُتْبَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃَ بْنِ خَالِدْ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

جنگِ یرموک کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ 12 رہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج کی ادائیگی سے واپس مدینہ تشریف لائے تو آپؓ نے 13 رہجری کے آغاز میں مسلمانوں کی فوجوں کو ملکِ شام کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ کو فلسطین کی طرف، یزید بن ابوسفیان، حضرت اَبُوعُبَیْدَہ بن الجَرَّاحؓ اور حضرت شُرَحْبِیْل بن حَسَنَہؓ کو حکم دیا کہ شام کے بالائی علاقے بلقاء پر سے ہوتے ہوئے تبوکیہ چلے جائیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پہلے خالد بن سعیدؓ کو امیر مقرر کیا تاہم بعد میں ان کی جگہ یزید بن سفیان کو امیر بنالیا۔ یہ لوگ سات ہزار مجاہدین کے ہمراہ ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ اسلامی لشکر کے امراء اپنی فوجوں کو لے کر شام پہنچے۔ ہرقل خود چل کر حِمص آیا اور رومیوں کا بہت بڑا لشکر تیار کیا۔ اس نے مسلمان امراء کے مقابلے کے لیے الگ الگ امیر مقرر کیے۔ دشمن کی تیاری دیکھ کر مسلمانوں پر اور بعض ان میں سے اتنے ایمان والے بھی نہیں تھے، ہیبت طاری ہوگئی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد اس وقت ستائیس ہزار تھی۔ اس صورت حال میں حضرت عمرو بن عاصؓ نے ہدایت دی کہ تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ کیونکہ جمع ہونے کی صورت میں قلّت تعداد کے باوجود تمہیں مغلوب کرنا آسان نہیں ہوگا۔ تھوڑے ہو اس لشکر کے مقابلے پر لیکن اگر اکٹھے ہو جاؤ گے تو آسانی سے تمہارے پر فتح نہیں پائی جائے گی۔ اگر علیحدہ علیحدہ رہے ہر لیڈر کے اندر تو یاد رکھو تم میں سے ایک بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جو کسی آگے والے کے کام آسکے کیونکہ ہم میں سے ہر ایک پر بڑی بڑی فوجیں مسلط کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ طے یہ ہوا کہ یرموک کے مقام پر سب مسلمان فوجیں اکٹھی ہو جائیں۔ یہی مشورہ حضرت ابوبکرؓ نے بھی مسلمانوں کو بھجوایا اور فرمایا کہ جمع ہو کر ایک لشکر بن جاؤ اور اپنی فوجوں کو مشرکین کی فوجوں سے بھڑا دو۔ تم اللہ کے مددگار رہو۔ اللہ اس کا مددگار رہے جو اللہ کا مددگار رہے اور وہ اس کو رسوا کرنے والا ہے جس نے اس کا انکار کیا۔ تم جیسے لوگ قلّت تعداد کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پیغام بھجوایا کہ بیشک تم تھوڑے ہو لیکن اگر ایمان ہے اور اکٹھے ہو کر لڑو گے تو کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی خاطر لڑ رہے ہو۔ فرمایا کہ دس ہزار بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اگر گناہوں کے طرفدار بن کر اٹھیں گے تو وہ دس ہزار سے ضرور مغلوب ہو جائیں گے۔ تعداد کی فکر نہ کرو کیونکہ اگر تم دس ہزار ہو یا اس سے بھی زیادہ ہو لیکن اگر وہ گناہ کرنے والے ہیں اور غلط کام کرنے والے ہیں تو پھر ضرور مغلوب ہوں گے لہٰذا تم گناہوں سے بچو۔ اپنے آپ کو پاک بھی کرو اور ایک ہو جاؤ۔ اکائی پیدا کرو اور یرموک میں مل کر کام کرنے کیلئے جمع ہو جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک امیر اپنی فوج کے ساتھ نماز ادا کرے۔ صفر 13 رہجری سے لے کر ربیع الثانی تک مسلمانوں نے رومی لشکر کا محاصرہ کیا تاہم مسلمانوں کو اس دوران کامیابی نہیں ملی۔ اس دوران حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بطور کمک کے عراق سے یرموک پہنچنے کا حکم دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اس وقت عراق کے گورنر تھے۔ حضرت خالدؓ کے پہنچنے سے قبل تمام امراء الگ الگ اپنی فوج کو لے کر لڑ رہے تھے تاہم حضرت خالدؓ نے وہاں پہنچ کر تمام مسلمانوں کو ایک امیر مقرر کرنے کی نصیحت کی جس پر سب نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو امیر مقرر کرلیا۔ رومیوں کے لشکر کی تعداد دو لاکھ یا دو لاکھ چالیس ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے اور اس کے مقابل پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد سینتیس ہزار سے لے کر چھیالیس ہزار تک بیان کی جاتی ہے، تقریباً پانچواں حصہ تھی۔ رومی لشکر کی طاقت کا یہ عالَم تھا کہ اسّی ہزار کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور چالیس ہزار آدمی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے تاکہ جان دینے کے سوا بھاگنے کا ان کو خیال بھی نہ آئے۔ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی ایسا تھا جن کو اس لیے باندھا گیا تھا کہ صرف انہوں نے لڑنا ہے اور مرنا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں اور چالیس ہزار آدمیوں نے خود کو اپنی پگڑیوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور اسی ہزار سوار اور اسّی ہزار پیدل تھے۔ بے شمار پادری لشکر کو جوش دلانے کیلئے رومی لشکر کے ساتھ تھے۔ اسی جنگ کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمادی الاولیٰ میں بیمار ہوئے اور جمادی الاخریٰ میں وفات پائی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

حضرت خالدؓ نے اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کو بہت سارے دستوں میں تقسیم کر دیا جن کی تقسیم چھتیس سے لے کر چالیس تک بیان کی جاتی ہے لیکن ایک ہی امیر کے تحت لڑ رہے تھے۔ ان دستوں میں سے ایک دستے کے نگران حضرت عتبہ بن ربیعہؓ تھے۔ حضرت خالدؓ نے کہا کہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہماری اس ترتیب کی وجہ سے مسلمانوں کا لشکر دشمن کو بظاہر زیادہ نظر آئے گا۔ اسلامی لشکر کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ تقریباً ایک ہزار ایسے بزرگ اس لشکر میں تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا ہوا تھا۔ سوا یسے صحابہؓ تھے جو غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہو چکے تھے۔ فریقین میں بڑی خونریز جنگ کا آغاز ہوا۔ اسی دوران مدینہ سے ایک قاصد خبر لے کر آیا کوئی خبر لے کر آیا۔ سواروں نے اسے روکا تو اس نے بتایا کہ سب خیریت ہے مگر اصل واقعہ یہ تھا کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی خبر لایا تھا۔ لوگوں نے قاصد کو حضرت خالدؓ کے پاس پہنچایا اور اس نے چپکے سے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی خبر دی اور فوج کے لوگوں سے جو کچھ کہا وہ بھی بتا دیا کہ میں نے ان کو کچھ نہیں بتایا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس سے خط لے کر اپنے ترکش میں تیر رکھنے کی جگہ میں ڈال لیا، کیونکہ انہیں اندیشہ تھا کہ اگر یہ خبر لشکر کو معلوم ہوگئی تو پھر ابتری پھیلنے کا خدشہ ہے۔ مسلمان شاید اس طرح نہ لڑیں۔ بہرحال مسلمان ثابت قدم رہے اور شام تک خوب لڑائی ہوئی تاہم رومی لشکر نے پھر بھاگنا شروع کر دیا۔ اس جنگ میں ایک لاکھ سے زائد رومی فوجی ہلاک ہوئے اور کل تین ہزار مسلمان اس جنگ میں شہید ہوئے۔ ان شہداء میں حضرت عکرمہ بن ابوجہلؓ بھی تھے۔ قیصر کو جب اس ہزیمت کی خبر ملی تو وہ اس وقت حمص میں مقیم تھا وہ فوراً وہاں سے نکل کے بھاگ گیا۔

فتح یرموک کے بعد اسلامی فوجیں پورے ملکِ شام میں پھیل گئیں اور قِنَّسْرِین، اَنْطَاکِیہ، جُوْمَہ، سَرْمِیْن، تِیْزِیْن، قُوْرُسْ، تَلِّ عَزَازْ، دُلُوک، رَعْبَانْ وغیرہ مقامات پر نہایت آسانی سے فتح حاصل کی۔

(ماخوذ از تاریخ الطبری، جلد 4، صفحہ 53 تا 63، ثم دخلت سنۃ ثلاث عشرۃ...... دارالفکر بیروت 2002ء)
(خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، از شاہ معین الدین احمد ندوی، صفحہ 126، مکتبہ رحمانیہ لاہور) (الکامل فی التاریخ، جلد 2، صفحہ 326، سنۃ 15، مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت 2012ء)

آج جن صحابہؓ کا ذکر تھا وہ یہی ہے۔ اگلے ذکر اب شاید پھر رمضان کے بعد ہی ہوں گے۔ ان شاء اللہ اب رمضان بھی اگلے ہفتے سے شروع ہونے والا ہے۔

اب ایک ذکر میں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک جنازہ نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ آپؓ کی سب سے بڑی بیٹی کی بڑی بیٹی تھیں اور حضرت مرزا رشید احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امِّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 30 راپریل کو نوّے سال کی عمر میں، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں ان کی وفات ہوئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

اور اس رشتے سے وہ میری ممانی بھی تھیں۔ حضرت مرزا رشید احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹے تھے اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی بیٹی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی یہ بیٹی تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ربوہ میں اپنے خاندان کی جس آخری شادی میں شمولیت فرمائی وہ ان کی شادی تھی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیگم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی بڑی بہن تھیں۔ ان کے باقی ایک بہن اور تین بھائی ہیں۔

آپ کی ہمشیرہ انیسہ فوزیہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ اپنے والدین کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ اس لیے اکثر فیصلوں میں والدین ان کی رائے کو بڑی اہمیت دیتے تھے کیونکہ بڑی سمجھدار بھی تھیں۔ ان پہ بڑا اعتماد کرتے تھے اور یہ بھی اپنے والدین کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اتریں اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی بھی پرورش کی۔ اچھی طرح تربیت کرنے کی کوشش کی۔ یہ لکھتی ہیں کہ میرے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے کسی بیٹے کے رشتے کے حوالے سے بات چلی تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ اچھا خاندان ہے۔ اس گھرانے سے دو بہنیں میری بہوئیں ہیں یعنی ایک یہ جن کی وفات کا میں ذکر کر رہا ہوں اور ایک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کی بیگم۔ فرمایا کہ یہ دو بہنیں میری بہوئیں ہیں جو بہت پیار کرنے والی اور خاندان کو جوڑنے والی ہیں۔

ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ میری والدہ نہایت سادہ، غریب پرور اور ہر کسی کے دکھ سکھ میں کام آنے والی تھیں۔ ضرورت مندوں کا دلی احساس کرتی تھیں۔ خیال رکھتی تھیں اور بڑی ہمدرد تھیں۔ غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ ان کی باتیں سن کے آبدیدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ جس حد تک مدد ہو سکتی تھی کیا کرتی تھیں۔ اور کوئی مبالغہ نہیں کہ ان میں یہ خصوصیات تھیں۔ اپنے ملازمین کے ساتھ بھی بڑا اچھا سلوک کرتیں بلکہ ان کی ایک بیٹی نے لکھا کہ کس طرح (انہیں) بچوں کی طرح پالا کہ ایک ملازمہ کی جب شادی ہونے لگی تو اس نے کہا کہ مجھے ویسا ہی جہیز چاہیے جیسا آپ نے اپنی بیٹی کو جہیز دیا ہے اور پھر اس کے لیے ان کو جہیز بنا کے بھی دیا۔

ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ (کے فضل سے) یہ موصیہ بھی تھیں۔ کل ہی ان کا جنازہ ہوا ہے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی والدہ کی نیکیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت سے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

''حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاویگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19/اکتوبر 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت کریمہ تلاوت فرمائی ؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ کی آیت کریمہ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبۃ:18) تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کریمہ کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے افتتاح کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب ہم مسجد تعمیر کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان باتوں کا کرنا ضروری ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے اور اس میں سب سے پہلا اور اوّلین مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے، اور اس طرح ادا کرنا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو آیت تلاوت فرمائی اس میں اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کرنے والوں کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ مسجد کی تعمیر کرنے والوں کا مقصد کیا ہونا چاہئے یا وہ کون لوگ ہیں جو مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جو اس کی آبادی کی فکر میں رہتے ہیں، اس کو اچھی حالت میں رکھنے کی فکر میں رہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اقام الصلوٰۃ کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اقام الصلوٰۃ کیا ہے؟ اس کا عملی اظہار کس طرح ہوتا ہے؟ اس کا عملی اظہار ایک تو نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہے، دوسرے نماز میں اللہ تعالیٰ کی حضوری اور توجہ کو قائم رکھنا ہے اور یہی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور تفسیر سے پتا چلتا ہے۔

سوال نماز کا حقیقی قیام کرنے والے کون لوگ ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز کا حقیقی قیام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے عادی ہوں اور اپنی توجہ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والے ہوں، دعا، استغفار اور توجہ سے نماز ادا کرنے والے ہوں، توجہ ادھر ادھر ہو تو پھر اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آئیں۔

سوال ایک حقیقی مسلمان کن باتوں کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی مسلمان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے اور کوئی خوف نہیں ہوتا۔ وہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے کسی عمل سے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔ وہ ان حکموں کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھنے والے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے اور جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ کون لوگ ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے ہیں تبھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جانے والے ہوں گے، تبھی ان لوگوں میں شمار ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر رہتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرک کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک تو موٹا شرک ہے جس میں کسی انسان یا پتھر یا بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے۔ لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانے میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجدوں کی تعمیر کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شرّ کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

سوال حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ جب بطور مبلغ امریکہ تشریف لے گئے تو ان کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1920ء میں جب حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ بطور مبلغ تشریف لائے تو یہاں فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے تھے لیکن آپ کو ملک میں داخل نہیں ہونے دیا گیا اور ان کو ایک گھر میں قید کر دیا گیا۔ وہاں اور بھی قیدی تھے۔ آپ کی تبلیغ سے دو مہینے میں پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے قیام کے دوران یہاں پانچ چھ ہزار احمدی ہوئے۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر یہی بیعتوں کی تعداد ہو تو چند دہائیوں میں لاکھوں تک یہ تعداد پہنچ سکتی ہے۔ حضور انور نے اس ضمن میں کن خیالات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہر حال وہ ٹارگٹ تو حاصل نہ ہو سکا، جو بھی روکیں تھیں یا حالات تھے یا ہماری کمزوریاں تھیں لیکن اب موقع ہے کہ ہم ایک عزم کے ساتھ اس کی کوشش کریں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امریکہ میں پیغام پہنچنے کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہاں پیغام پہنچ گیا تھا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ایسا ہی اور کئی انگریز ان ملکوں میں اس سلسلہ کے ثنا خوان ہیں اور اپنی موافقت اس سے ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بیکر جن کا نام ہے اے جارج بیکر نمبر 404 سیس کوئی ہینا ایونیو (Susquehanna Avenue) فلاڈلفیا امریکہ۔ میگزین ریویو آف ریلیجنز میں میرا نام اور تذکرہ پڑھ کر اپنی چٹھی میں یہ الفاظ لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے امام کے خیالات کے ساتھ بالکل اتفاق ہے۔ انہوں نے اسلام کو ٹھیک اُس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس شکل میں حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔

سوال حضور انور نے احباب جماعت کو مسجد بنانے کے بعد کن باتوں کی نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر مسجد جو ہم بناتے ہیں ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج لے کر آتی ہے کہ اپنی حالتوں کو بھی درست کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی اور عملی نمونے میں بھی اپنی حالتیں بہتر کرنی ہیں اور تبلیغ کے میدان بھی کھولنے ہیں، صرف اتنی بات پر خوش ہو کر نہیں بیٹھ جانا کہ ہم نے مسجد بنالی۔ اب یہ کام ہمارا، حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کا ہے کہ اپنی تمام تر کوششوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، اپنی حالتوں اور عبادتوں کو ان معیاروں تک لے کر جائیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہیں، جن کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجدوں کی زینت اور رونق کس سے بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں نیکیوں پر چلنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس وصیت کو توجّہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگلے جہان کی تیاریوں کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے، برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔ حضرت ہاجرہ سمجھ گئیں کہ جذبات اور دل کے درد کی وجہ سے کوئی جواب نہیں دے رہے۔ آخر حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اے ابراہیم! آپ کس کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم جذبات کی وجہ سے کچھ بول تو نہ سکے البتہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر دیا۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اگر آپ ہمیں یہاں خدا تعالیٰ کے حکم سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے کہا ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور یہ کہہ کر واپس چلی گئیں۔ یہ ان کا ایمان کا معیار تھا۔ آخر وہ تھوڑا سا پانی اور کھجوریں چند دنوں میں ختم ہوگئیں۔ جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام جب بھی کبھی پانی مانگتے یا کھانا مانگتے تو وہ کہاں سے دیتیں۔ میلوں تک آبادی کوئی نہیں تھی، نہ کوئی انتظام ہوسکتا تھا۔ آخر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاس اور بھوک کی وجہ سے بیہوش ہونا شروع ہوگئے۔ ہوش آتی تو پھر پانی مانگتے۔ پھر غشی طاری ہو جاتی۔ ماں بیٹے کی حالت دیکھ کر گھبرا کر قریب جو دو ٹیلے تھے صفا اور مروہ وہاں جاتیں اور ادھر پانی یا کسی گزرنے والے قافلے کو تلاش کرتیں۔ پہلے صفا پر چڑھ جاتیں وہاں سے کچھ نظر نہ آتا تو مروہ پر دوڑ کر چڑھتیں۔ دوڑ کر چڑھنے کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ دو ٹیلوں کے درمیان جو نیچی جگہ تھی وہاں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نظر نہ آتے تھے۔ بے چین ہو کر اوپر چڑھتیں تا کہ بچے پر بھی نظر پڑتی رہے۔ جب آپ سات چکر لگا چکیں تو فرشتے کی آواز آئی کہ ہاجرہ جا اپنے بچے کے پاس اللہ تعالیٰ نے پانی کا انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ جب آپ بچے کے پاس پہنچیں تو دیکھا جہاں بچہ تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اس طرح وہاں پانی کی وجہ سے پھر قافلے ٹھہرنے شروع ہو گئے اور مکہ کی بنیاد پڑی۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب یزفون، النسلان فی المشی حدیث 3364)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی دوبارہ بنیادیں رکھیں تو یہ دعا کی کہ اے خدا اس شہر کے رہنے والوں اور میری اولاد میں سے ایسا نبی مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ تیری کتاب سکھائے اسکی حکمتیں بیان کرے اور ان کے دلوں کا تزکیہ کرے انہیں پاک کرے یعنی مکہ کی جو بنیاد رکھی گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کیلئے تھی اور اس میں مرد اور عورت دونوں شامل تھے۔ حضرت ہاجرہ اگر اللہ تعالیٰ پر توکّل نہ کرتیں اور بچے کے ساتھ قربانی کیلئے تیار نہ ہوتیں تو انہیں کبھی وہ مقام نہ ملتا جو آج ہر مسلمان کے دل میں آپ کا ہے۔

پھر قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر ملتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ فرعون کیونکہ تم لوگوں کا دشمن ہے وہ اسے مارنے کا ارادہ کرے گا۔ اس لئے جب وہ پیدا ہو تو ایک ٹوکرے میں رکھ کر اسے دریا میں ڈال دینا اور جو نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی ذات پر حضرت موسیٰ کی والدہ کو توکّل تھا اس وجہ سے انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ پروا نہ کی کہ دریا میں میرا بچہ ڈوب بھی سکتا ہے۔ یہ ٹوکرا جنگلوں میں پتہ نہیں کہاں کہاں جا سکتا ہے۔ کسی جانور کے ہتھے چڑھ سکتا ہے۔ فرعون سے تو شاید بچے کو بچانے کی کوئی ترکیب ہوسکتی تھی دریا میں تو کوئی امکان نہیں تھا۔ لیکن کامل توکّل تھا اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس لئے فوری تعمیل کی۔ یہ ایسا جرأت والا قدم ہے جو شاید کروڑوں میں ایک عورت بھی نہ کر سکے کہ صرف ایک خواب کی وجہ سے بچے کو دریا میں ڈال دیا بلکہ نسلوں میں بھی شاید ایک ایسا شخص پیدا ہو جو یہ قربانی کر سکے۔ لیکن انہوں نے کی اور اسی سے پھر حضرت موسیٰ بچے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں ہی ایک اور عورت کی قربانی کا ذکر ملتا ہے جو فرعون کی بیوی تھی جس نے پھر فرعون کو کسی طرح قائل کر کے اس دریا میں بہتے ہوئے بچے کو پرورش کیلئے لے لیا۔ فرعون کی بیوی بھی ہر وقت یہ دعا کرنے والی تھی کہ اے اللہ تُو شرک کی ظلمت کو دور کر دے اور سچائی کو دنیا میں قائم کر دے۔ اب دیکھیں کہ بادشاہ کی بیوی ہے ہر قسم کے آرام اور آسائش میں رہنے والی ہے اور پھر فرعون جیسے شخص کے ساتھ رہنے والی ہے جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا کرتا تھا۔ لیکن فطرت کی نیکی اور جرأت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق نے ایسے حالات کے باوجود ان میں سب چیزوں کو ٹھکرا کر خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے کا درد پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس عمل کو سراہا اور ایسا مقام عطا کیا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر کر دیا۔ اب یہ دونوں عورتیں بھی ایک مذہب کی بنیاد رکھنے میں کردار ادا کرنے والی تھیں۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے بھی بڑی قربانیاں کیں۔ اپنے بیٹے کو صلیب پر لٹکتے دیکھا اور بڑی جرأت سے یہ نظارہ دیکھا۔ شاید ہی کوئی ماں ہو، کوئی عورت ہو جو یہ نظارہ اس طرح دیکھ سکے اور قربانی کیلئے تیار ہو۔ غرض کہ مذہب کی تاریخ نے عورت کے مقام اور قربانیوں کو محفوظ کیا ہے۔

پھر اسلام کی تاریخ میں ہم مزید یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی سے لے کر جب آپؐ نے دعویٰ کیا اور آپؐ کی مخالفت شروع ہوئی تیرہ سال تک شدید تکالیف میں آپؐ کا ساتھ دیا۔ ایک امیر ترین عورت جس نے نہ صرف اپنی تمام دولت اپنے خاوند کے سپرد کر دی بلکہ شعب ابی طالب میں سخت ترین حالات میں بھوکی پیاسی رہ کر قربانی کرتی رہیں اور یہ قربانی قریباً اڑھائی تین سال تک جاری رہی۔ اسی طرح اَور مسلمان عورتیں بھی اس دور میں تکلیف اور پریشانیوں سے گزری ہیں جن کی قربانیوں کو تاریخ نے محفوظ کیا ہے۔

پھر اگر علم و معرفت کی باتوں کا ذکر ہو تو یہ نہیں کہ عورت کو جاہل بنا دیا اور صرف مردوں کو ہی علم و معرفت کا سمجھنے والا سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کی تاریخ نے عورت کی علم و معرفت کی باتوں کو بھی محفوظ کیا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے دین کا علم سیکھنا ہے تو نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد 11، صفحہ 338، حدیث 6194 کتاب المناقب باب مناقب ازواج النبیؐ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) یعنی میں نے اسکی ایسی تربیت کر دی ہے۔ اس میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہو چکی ہیں کہ دین کے مسائل اور خاص طور پر عورتوں کے مسائل عائشہؓ سے سیکھو۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ساری روایات عورتوں کے مسائل کے بارے میں بھی حضرت عائشہؓ سے ہمیں ملتی ہیں اور مردوں کی تربیت بھی حضرت عائشہؓ نے کی ہے۔

قرآن کریم کو دیکھ لیں ہر جگہ مسائل کے بیان احکامات اور انعامات میں عورت اور مرد دونوں کا ذکر ہے۔ اگر مرد کی نیکی کا ذکر ہے تو عورت کو بھی نیک کہا گیا ہے۔ مرد کی عبادت کا ذکر ہے تو عورت کو بھی عبادت کرنے والی کہا گیا ہے۔ جنت میں مرد جائیں گے تو عورتیں بھی جائیں گی۔ جنت میں مرد اعلیٰ مقام حاصل کریں گے تو عورتیں بھی کریں گی۔ اگر کسی نیک مرد کی وجہ سے اس کی بیوی کم نیکی کے باوجود جنت میں جاسکتی ہے تو کسی اعلیٰ قسم کی نیکیاں کرنے والی عورت کی وجہ سے اس سے کم نیکی کرنے والا مرد بھی، خاوند بھی اس کی وجہ سے جنت میں جا سکتا ہے۔ حقیقت میں جنت میں اگر اعلیٰ مقام پر مرد اپنی نیکیوں کی وجہ سے ہوں گے جیسا کہ میں نے کہا تو اسی اعلیٰ مقام پر عورتیں بھی ہوں گی۔

پھر یہ بھی روایت ملتی ہے کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد ہم سے زیادہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں کہ وہ جہاد میں شامل ہوں اور ہم نہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے تم بھی شامل ہو جاؤ۔ آپ نے اس کو انکار نہیں کیا۔ چنانچہ جب وہ شامل ہوئیں اور اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح ہوئی تو باوجود مردوں کے یہ کہنے کے، صحابہ کے یہ کہنے کے کہ اس نے تو جنگ میں اتنا حصہ نہیں لیا جتنا ہم نے لیا ہے اور ہم لڑے ہیں اس لئے اسکو مال غنیمت میں حصہ دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کو بھی مال غنیمت میں حصہ دیا جائے گا۔ پھر اسکے بعد یہ طریق بن گیا کہ مرد جب جہاد پر جائیں تو مرہم پٹی کیلئے عورتیں بھی ساتھ جائیں۔ غرض کہ عورتوں نے باہر نکل کر جہاد بھی کیا اور تمام خطرات کے باوجود مردوں کے ساتھ متفرق ذمہ داریاں ادا کرنے کیلئے جہاد میں جاتی بھی تھیں۔ بلکہ یہ بھی روایات میں آتا ہے کہ فنون جنگ کی بھی انہوں نے تربیت حاصل کی۔

(ماخوذ از قرونِ اولیٰ کی نامور خواتین اور صحابیات کے ایمان افروز واقعات، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 617-618)

یہ سوچ ان کی تھی کہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہم نے ہر قربانی کے لئے تیار ہونا ہے۔ دین کی اولین ترجیح تھی۔ دنیا کی خواہشات کی ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں تھی۔ پس آج بھی اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اسلام کی تعلیم کو دنیا کے چپے چپے پر پھیلانا ہے تو پھر ذاتی خواہشات کی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے خاوندوں اور اپنے بچوں کے اندر یہ احساس پیدا کرنے ہوں گے کہ دین اوّل ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا سب سے اوّل ترجیح ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت سب سے اوّل ہے اور باقی محبتیں بعد میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اول اور خاوند کی محبت بعد میں کے متعلق ایک عورت کا واقعہ بھی ہمیں تاریخ میں ملتا ہے۔ تاریخ نے اسے محفوظ کیا اس لئے کہ اس قربانی کو سراہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب یہ خبر آئی کہ روما کی فوجیں عرب پر حملہ کرنے کیلئے آ رہی ہیں۔ عرب کے مقابلہ میں روما کی اس وقت ایسی طاقت تھی جیسی آجکل امریکہ یا کسی بڑے ملک کی ایک چھوٹے سے ملک پر ہے اور یہ بڑا ملک ایک چھوٹے سے ملک پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو کر فوجیں لے کے آ رہا ہو۔ تو بہر حال ایسی بڑی طاقت کے متعلق خبر آئی کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ حملہ کرنے کیلئے آ رہے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بجائے اسکے کہ روما کی فوجیں ہم پر حملہ آور ہوں مناسب ہوگا کہ ان کے مقابلے کیلئے ہم باہر جائیں۔ چنانچہ آپؐ دس بارہ ہزار کی فوج لے کر روما کے لشکر کے مقابلے کیلئے نکل پڑے۔ اسکی لاکھوں کی فوج تھی لیکن آپؐ کو اللہ تعالیٰ پر توکّل تھا اس لئے دس بارہ ہزار کی فوج کو کافی سمجھا۔ اور مسلمانوں کی طاقت بھی اتنی تھی۔ اس موقع پر آپؐ نے تمام مخلص مومنین کو جنگ میں شامل ہونے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک صحابی کو پہلے کہیں کام کیلئے بھیجا ہوا تھا۔ وہ وہاں مدینہ میں موجود نہیں تھے اس لئے شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ جب وہ صحابی واپس مدینہ لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہو چکے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کی تفصیلات کا علم نہیں تھا۔ صرف اتنا پتہ تھا کہ آپؐ کسی مہم کیلئے روانہ ہوئے ہیں۔ بہر حال گھر پہنچے۔ اپنے گھر آ کر بیوی سے محبت کا اظہار کرنے لگے تو بیوی نے انہیں پرے ہٹا دیا کہ تمہیں شرم آنی چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک خطرناک مہم کے لئے گئے ہیں اور تمہیں گھر بیٹھ کر محبت کے اظہار کی سوجھی ہوئی ہے۔ اس بات کا ان صحابی پر ایسا اثر ہوا کہ فوری طور پر گھوڑے پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہوئے۔

اب یہاں خاوند کی محبت اور خدا تعالیٰ کی محبت کا مقابلہ تھا۔ ان صحابیہؓ کو بھی اپنے خاوند سے محبت ہوگی وہ صحابیات بڑی وفادار اور پیار کرنے والی بیویاں تھیں۔ لیکن جب یہ سوال آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف میں ہیں اور خاوند آرام میں ہے تو برداشت نہ کر سکیں۔ (ماخوذ از قرونِ اولیٰ کی نامور خواتین اور صحابیات کے ایمان افروز واقعات، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 623-624)

پس اپنے جذبات کو قربان کرنے، اپنی جان کو

قربان کرنے، اپنی اولاد کی قربانی کرنے کے واقعات اسلام کی تاریخ میں بھرے پڑے ہیں۔ کئی واقعات میں خطبات جمعہ میں بھی سنا چکا ہوں کس طرح انہوں نے کہا ہمیں اپنے بچوں کی فکر نہیں، بھائیوں کی فکر نہیں ہمیں فکر ہے تو صرف آنحضرت ﷺ کی فکر ہے۔

صرف بڑے اور اہم لوگوں کی مثالوں کو تاریخ نے محفوظ نہیں کیا بلکہ غریب اور بے بس لوگوں کی قربانیوں کو بھی اسلام کی تاریخ نے محفوظ کیا ہے۔ مثلاً لبینہؓ ایک صحابیہ خاتون تھیں۔ بنو عدی کی ایک لونڈی تھیں۔ اسلام لانے سے پہلے عمر انہیں اتنا مارتے تھے کہ مارتے مارتے تھک جاتے تھے اور پھر دم لے کر انہیں مارنے لگ جاتے تھے۔ حضرت لبینہ سامنے سے صرف اتنا کہتی تھیں کہ عمر اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا اس ظلم کو بے انتقام نہیں چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی ان کو یہ توکل تھا۔

پھر زنیرہؓ ایک خاتون تھیں بنو مخزوم کی لونڈی تھیں اور ابوجہل نے اس بے دردی سے ان کو مارا پیٹا، منہ پر بھی مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں، نظر ختم ہو گئی۔

اسی طرح حضرت عمارؓ کی والدہ حضرت سمیہؓ جو بوڑھی تھیں انکی ران میں اسلام دشمنی کی وجہ سے ابوجہل نے اس طرح نیزہ مارا کہ ان کے پیٹ سے باہر نکل گیا اور شہید ہو گئیں۔

(الکامل فی التاریخ جلد اوّل صفحہ 591، 589 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

غرض کہ مسلمان عورتوں کی قربانیوں کے اور بھی بے شمار واقعات ہیں۔

یہ واقعات کیوں محفوظ کئے گئے، اس لئے کہ بعد میں آنے والے اپنی تاریخ جان سکیں۔ انہیں پتہ چلے کہ خدا کی خاطر اور خدا کے دین کی عظمت کی خاطر قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور عورت اور مرد کی قربانیوں سے ہی قومیں بنا کرتی ہیں۔ صرف مرد کی قربانی سے قومیں نہیں بنتیں۔ نہ صرف عورت کی قربانی سے قومیں بنتی ہیں۔ بلکہ دونوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت بھی دونوں کی قربانیوں کی وجہ سے قائم ہوتی ہے، دونوں کا کردار ہے۔ اور ہم احمدی تو اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں جبکہ اسلام کے احیائے نو کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلائیں۔ جب آپؑ نے دعویٰ کیا تو مسلمانوں اور غیر مسلموں اور سب نے آپؑ کی مخالفت کی۔ مسلمان علماء نے آپؑ پر اور آپؑ کی جماعت پر قتل کے فتوے دیئے کہ ایک تو آپؑ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو ہم کسی طرح ماننے کو تیار نہیں دوسرے تلوار کے جہاد کو اب اس زمانے میں غلط قرار دیا ہے۔ تو آپؑ نے بڑا واضح فرمایا کہ میرا دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں غیر شرعی نبی ہونے کا ہے۔

(ماخوذ از ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211)

میں نے اگر نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو آپؐ کے غلام نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ غیر شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ کی شریعت کو پھیلانے کے لئے دعویٰ کیا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے دعویٰ ہے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو نبیُّ اللہ کہا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث 7372)

اسی طرح جہاد کا جو تصور تم پیش کرتے ہو اس کی اس زمانے میں اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ اسلام پر حملے اب کتابوں اور لٹریچر اور دوسرے ذرائع سے ہو رہے ہیں۔ وہی ذریعہ تم استعمال کرو اور اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتاؤ اور یہی آنے والے مسیح موعود کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم حدیث 3448)

اور جو جہاد ہے وہ اب تبلیغ سے اور لٹریچر سے اور دوسرے میڈیا کے ذرائع سے ہوگا اور اس میں مردوں کو بھی حصہ لینے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس بات کو نام نہاد علماء ماننے کو تیار نہیں تھے اور اس وجہ سے انہوں نے احمدیوں پر ظلم کئے۔ احمدیوں کو قربانیاں دینی پڑیں اور مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی جان مال کی قربانیاں دیں اور دین کی اشاعت کیلئے اپنے جذبات اپنی اولاد کی بھی قربانیاں دیں۔ اپنے مال کی بھی قربانیاں دیں تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں ملی وہ دنیا میں پہنچے۔ آج مردوں کے ساتھ احمدی عورتوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کے دوسو سے زائد ممالک میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ آج اسلام کو اگر پر امن مذہب کے نام پر کہیں دنیا میں جانا جاتا ہے تو وہ احمدیت کی وجہ سے ہے۔ پس آپ لوگ جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھی ہیں اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کا یہاں آنا بھی احمدی مردوں اور عورتوں کی قربانی کی وجہ سے ہے۔ احمدیت کا دنیا میں پھیلنا دنیا میں رہنے والی عورتوں اور مردوں کی قربانی کی وجہ سے ہے۔ خاص طور پر جن جگہوں پر جن ملکوں میں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں وہاں احمدی مردوں اور عورتوں دونوں نے قربانیاں دی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہاں آنا ان عورتوں کی قربانی اور دین کی حفاظت کی وجہ سے ہے اور اب تک یہ قربانیوں کا سلسلہ چل رہا ہے۔ بعض ایسی ایسی قربانیاں ہیں عورتوں کی کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ بعض مثالیں میں عورتوں کی قربانیوں کی پیش کروں گا۔ ان قربانیوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں دنیا میں مختلف جگہوں پر یہ سلسلہ جاری ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور دین کی خاطر اپنے خاندانوں اور اپنے بچوں تک کی پروا نہ کرنے تک کی مثالیں ہیں۔ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کی مثالیں ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر نورین صاحبہ تھیں پاکستان میں جن کی عمر صرف 28 سال تھی اور ان کے خاوند ڈاکٹر شیراز 37 سال کے تھے۔ دونوں اپنی اپنی فیلڈ میں، میڈیکل کی فیلڈ میں شعبہ میں ماہر تھے۔ ملتان میں انہیں صرف اس لئے شہید کیا گیا کہ یہ دونوں امام وقت کو ماننے والے تھے۔ ظالمانہ طریق پر ان کا گلا گھونٹ کر مارا گیا۔ پھر 2010ء میں جب دار الذکر اور ماڈل ٹاؤن میں ہماری مساجد پر حملے ہوئے ہیں، بڑی تعداد میں احمدی شہید کئے گئے تو بعض نوجوان بچے بھی اس راہ میں قربان ہوئے اور اس پر ماؤں کے ردّعمل یہ تھے کہ ہم ہر قربانی کیلئے تیار ہیں۔ ایک ماں نے کہا کہ میں نے اپنی گود سے جواں سال بیٹا خدا کی گود میں رکھ دیا۔ ایک ماں باپ کی تین بیٹیاں تھیں اور اکلوتا بیٹا تھا جو میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا وہ شہید ہوا تو ماں باپ نے کہا کہ ہم بھی جماعت کی خاطر قربان ہونے کیلئے تیار ہیں۔

2011ء میں لیہ میں ایک احمدی گھر پر مخالفین نے حملہ کیا تو احمدی خاتون جن کا نام مریم خاتون تھا ان کو کسّی کے وار کر کر کے شہید کر دیا اور ظلم یہ کہ اس وقت کی انتظامیہ نے ملزمان کی مدد کی کیونکہ پاکستان میں قانون ملزموں کو احمدیوں کو قتل کرنے سے بری الذمہ قرار دیتا ہے۔ پھر صرف پاکستان کی حد تک ہی بات نہیں۔ پاکستان میں ظلم ہو رہے ہیں تو اس کے نتیجے میں بہت سے احمدی بیرون ملک بھی چلے گئے ہیں۔ آپ لوگ بھی جیسا کہ میں نے کہا یہاں بیٹھے ہیں اور اکثر کے بہتر حالات اللہ تعالیٰ نے کر دیئے ہیں۔ پس اس بات کی شکر گزاری آپ لوگوں کو کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بہتر حالات یہاں کر دیئے ہیں اور ان قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کے پھل آپ کھا رہی ہیں۔ آپ کے خاوند اور آپ کے بچے کھا رہے ہیں اور اس بات کو آپ کو مزید قربانیوں میں بڑھانا چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ دنیا کی رنگینیوں اور چکا چوند میں ڈوب جائیں، دنیا میں گم ہو جائیں اور دین کا کچھ پتہ ہی نہ ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بھی یاد رکھیں کہ صرف پاکستان میں ہی مخالفین احمدیت احمدیوں پر ظلم نہیں کر رہے بلکہ دنیا میں اور جگہوں پر بھی احمدیوں پر احمدیت کی وجہ سے ظلم ہوتا ہے۔ ہاں پاکستان میں جیسا کہ میں نے کہا ملک کا قانون اور آئین ان ظلم کرنے والوں کی مدد کرتا ہے جس کی وجہ سے دین کے نام نہاد ٹھیکیدار بے لگام ہوئے ہوئے ہیں۔ لیکن میرے پاس دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی دین کی خاطر قربانی کرنے والوں کے حالات آتے رہتے ہیں اور ان واقعات کو بھی ہم نے اپنی تاریخ میں محفوظ رکھنا ہے تا کہ آج بھی اور آئندہ بھی احمدی اس بات کو جانیں کہ احمدیت کی ترقی میں احمدی عورتوں نے بھی بیشمار قربانیاں دی ہیں اور احمدیت کی دنیا میں ترقی میں تمام دنیا کی احمدی عورتوں کا کردار ہے۔ احمدی عورتوں نے اپنے ایمان کو بچایا۔ مخالفین کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔

اور ایسی قربانی کرنے والوں کی مثالوں میں ایک احمدی خاتون کا ذکر جماعت کی تاریخ میں ملتا ہے جن کا نام پھوپھی سیدہ صاحبہ تھا۔ 1946ء میں یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت مصلح موعود کی تصویر دیکھ کر احمدی ہوئی تھیں۔ اس وقت اس خاتون کی عمر 80 سال تھی۔ بیوہ اور بے اولاد تھیں اور گاؤں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ بہت سارے بچے بچیاں ان کے پاس پڑھتے تھے۔ بیعت کرتے ہی لوگوں نے ان سے بچے پڑھائی کرنے سے اٹھوا لئے کہ تم احمدی ہو گئی ہو، کافر ہو گئی ہو اب قرآن کریم تم سے نہیں پڑھوانا اور وہ اپنے گاؤں میں بالکل بے سہارا ہو گئیں۔ آپ کے قبول احمدیت کی شہرت ہوئی تو ان کے بھائی وزیر علی شاہ ان کو اپنے پاس رن مل شریف گجرات میں لے گئے اور ایک کمرے میں وہاں لا کر ان کو بند کر دیا اور ان کا کھانا پینا بند کر دیا۔ اس طرح یہ بھوکی پیاسی کئی دنوں کے فاقے اور بھوک اور پیاس کی وجہ سے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انہوں نے کوئی آہ و بکا نہیں کی۔ کوئی احتجاج نہیں کیا اور نہ ہی احمدیت چھوڑی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے بھوکی پیاسی مر جاؤں گی لیکن احمدیت نہیں چھوڑوں گی یہ قربانیاں ہیں ان لوگوں کی۔

پھر ہندوستان کی ایک خاتون کی قربانی کے متعلق شولہ پور مہاراشٹرا کے سرکل انچارج لکھتے ہیں کہ شولہ پور شہر سے قریباً 35 کلومیٹر دور ایک دیہات وڈ گاؤں میں مخالفین احمدیت نے احمدیوں کو طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے احمدیت سے توبہ کرنے پر مجبور کیا اور زمین جائیداد سے بے دخل کر دیا، سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ چنانچہ جو کمزور ایمان والے تھے وہ تو ہٹ گئے اور جو سچے ایمان والے تھے وہ قائم رہے۔ ایک مزدور پیشہ بیوہ عورت عظمت بی صاحبہ تھیں ان کو انہوں نے کام دینا بند کر دیا۔ جب وہ محتاج ہو گئیں تو اپنے بھائیوں کے پاس مدد کیلئے گئیں۔ ان کے بھائی بھی جماعت کے شدید مخالف تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کر لو تو ہم تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن موصوفہ نے ان سے کہا کہ میں بھوکی پیاسی تڑپ تڑپ کر جان دے دوں گی مگر احمدیت کی جو نعمت مجھے ملی ہے اس کا انکار نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس بیوہ کے گھر غیب سے سامان پیدا فرمائے۔ کئی سالوں کا ان کا رکا ہوا جو خرچ تھا جو بیوگان کو سرکاری طور پر ملتا تھا وہ مل گیا اور اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکاری الاؤنس کی وجہ سے موصوفہ کی مالی تنگی بھی دور ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر بے انتہا فضل فرمایا۔

پھر ہندوستان میں بنگال کے ہمارے ایک سرکل انچارج ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ایک فضیلہ بی بی صاحبہ ہیں جو قیام الدین صاحب کی زوجہ ہیں صوبہ بنگال میں انہوں نے احمدیت قبول کی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد رشتہ داروں کی طرف سے نیز مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف دی گئیں۔ موصوفہ کا گھر توڑ دیا گیا، دیہات میں رہنے والی تھیں، تمام جانور ان کے چوری کر لئے گئے یہاں تک کہ مار مار کر موصوفہ کا ہاتھ بھی توڑ دیا۔ باوجود شدید مخالفت کے انہوں نے احمدیت نہیں چھوڑی اور

احمدیت پر قائم رہیں اور ہر تکلیف برداشت کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا فضل کیا کہ ان کے سامنے ان کے مخالفین کو جنہوں نے ان کو تکالیف دی تھیں چن چن کر ذلیل ورسوا کیا اور بعد میں پھر ان کی غربت کی حالت بھی جاتی رہی، ہاتھ بھی ان کا ٹھیک ہو گیا جو دشمنان نے توڑا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو گئیں اور اب مالی حالات بھی ٹھیک ہو گئے۔

پھر ایک خاتون کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بنگلہ دیش کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بنگلہ دیش کے گاؤں خودروپارا میں ایک خاتون ثمینہ صاحبہ کو ان کے خاوند نے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے اتنا مارا کہ وہ ساری رات بیہوش زمین پر پڑی رہیں۔ پھر اس کے بعد ان کے خاوند نے ان کو گھر سے نکال دیا۔ موصوفہ کا ایک لڑکا تھا جو کہ بچپن میں وفات پا چکا تھا جس کے بعد قریباً تیس پینتیس سال اس خاتون نے اکیلے ہی گزارے مگر احمدیت پر ثابت قدم رہیں اس عرصہ میں انہوں نے خود اپنی کوشش سے قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے بنگلہ زبان سیکھی۔ اَن پڑھ تھیں۔ پھر ترجمہ کے ساتھ بہت ساری مسنون دعائیں بھی یاد کیں۔ بچوں کو بھی پڑھاتیں اور مقامی جماعت میں مختلف پروگرامز منعقد کرتیں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں مہمانوں کا خیال رکھتیں۔ پہلے ان کی مقامی جماعت میں معلم نہ تھا مگر وہ سب کام انتہائی ذمہ دار طریقے سے کر کے معلم، مبلغ کی کمی پوری کر لیتی تھیں۔ مئی 2011ء میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کو حکومت کی طرف سے ایک مکان ملا تھا جو انہوں نے وفات سے پہلے جماعت کو دے دیا۔

پھر یہی نہیں کہ غریب ممالک میں جماعت کی خاطر قربانیاں کرنے والی ہیں۔ ہمیں احمدیت میں شامل ہونے والی ان خواتین کا بھی ذکر ملتا ہے جو یہاں ترقی یافتہ ممالک میں رہنے والی ہیں۔ ایک دو کا میں ذکر کر دیتا ہوں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد نہ صرف اسلامی تعلیمات کو اپنایا ہے یا اپنے پرانے طرز زندگی کو چھوڑا ہے بلکہ اس کو قائم رکھنے کے لئے ان سے قربانی کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے دنیا کو دھتکار دیا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو ترجیح دی اور قربانی کیلئے تیار ہو گئیں۔

چنانچہ یہیں جرمنی کی ایک جرمن خاتون ماریہ صاحبہ ہیں۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد حجاب لینا شروع کر دیا۔ اس وقت جرمنی کے ایک ہسپتال میں ملازمت کرتی تھیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہاں پر ہائی جین (Hygiene) کی وجوہات کی وجہ سے وہ حجاب نہیں لے سکتیں۔ اس صورتحال میں انہوں نے مجھے بھی دعا کیلئے لکھا تو بہرحال میرا جواب ان کو گیا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ کو پُرامن طریقے سے کام کے صحیح حالات میسر آ جائیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے بہرحال ہائی جین (Hygiene) کو وجہ بنا کے ان کو حجاب لینے سے منع کیا۔ آخر انہوں نے تنگ آ کر اپنی اس نوکری سے اس ملازمت سے استعفیٰ دے دیا لیکن اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دی اور اسکے کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے جس سے انہیں زیادہ اچھی اور بہتر ملازمت مل گئی اور ماحول بھی زیادہ بہتر تھا۔

پس یہ سبق ہے ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کیلئے بھی جو اِن مغربی ممالک میں آ کر دنیا کی طرف جھک کر اپنے پردے اتار دیتی ہیں، حجاب اور سکارف اتار دیتی ہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وہی وارث بنیں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف برداشت کرنے کو ترجیح دیں گے اور اس کے حکموں پر چلیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے۔

اسی طرح جماعت میں شامل ہونے والی ایک خاتون کے بارے میں قازقستان کے مبلغ لکھتے ہیں کہ گوزیل (Goozel) صاحبہ اپنے خاندان سمیت 2001ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ 2002ء میں انہوں نے عرب کویتی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور پڑھائی کے دوران ان کے والدین کو بھی یونیورسٹی میں کام مل گیا۔ جب اساتذہ کو ان کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو پہلے تو انہوں نے ان پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ اساتذہ نے گفتگو کے ذریعہ ان کو احمدیت سے ہٹانے کی بہت کوشش کی۔ مگر جب کسی طرح بھی بات نہیں بنی تو انہوں نے باقاعدہ گروہ بندی کر کے ان کی مخالفت شروع کر دی اور بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور سب کو کہا کہ ان سے بات تک نہ کریں اور نہ سلام کریں۔ لیکن یہ بچی احمدیت پر قائم رہی اور کسی مخالفت کی پروا نہیں کی۔ اس مخالفت کی وجہ سے ان کے والد نے انتظامیہ کو کہا کہ آپ لوگوں نے میری بیٹی پر دباؤ ڈالنا بند نہ کیا تو اللہ تعالیٰ یونیورسٹی بند کر دے۔ عربوں کے پیسے سے یونیورسٹی چل رہی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے بھی دیکھیں کس طرح اس شخص کی بات کو پورا کیا اور اس ظلم کا بدلہ لیا کہ 2005ء میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ وہ یونیورسٹی بند ہو گئی۔

تو یہ ہے ایمان کی مضبوطی کی حالت جسے ہر احمدی عورت اور مرد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہے وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حالت جس کا ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد عہد کرتے ہیں۔ پس جب تک اس عہد پر قائم رہیں گی اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرتی رہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب رہے۔ اسلام کی تعلیم کے حقیقی نمونے احمدی عورتوں میں نظر آتے ہوں۔ احمدیت کی خوبصورت تعلیم کا اظہار اپنے ہر قول و فعل سے کرنے والی ہوں۔ اور اس عملی اظہار کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتنے والی ہوں ۔ احمدیت کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار ہوں۔ یہاں آ کر دنیا کی ہوا و ہوس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی محبت کا جذبہ، اس کے احکامات پر چلنے کا جذبہ ہر جذبے اور ہر خواہش پر حاوی ہو جائے۔

پس ان قربانی کے واقعات اور اپنی تاریخ کو صرف علمی اور وقتی حظ اٹھانے کیلئے نہ سنیں اور پڑھیں بلکہ یہ عزم کریں کہ ہم نے اپنے مقصد پیدائش کو پانا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی اس کو حاصل کرنے والا بنانا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7؍دسمبر 2018ء)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

''خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے، ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو، اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خالص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

دورہ امریکہ کا کامیاب اختتام، امریکہ سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

04 نومبر 2018ء بروز اتوار (بقیہ رپورٹ)

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز انوش رضوان (جماعت سنٹرل ورجینیا
عزیز میراب سعید (جماعت سنٹرل ورجینیا)
عزیزہ سوہا احمد (جماعت سنٹرل ورجینیا)
عزیزہ ایمان فردوس احمد (جماعت سنٹرل ورجینیا)
عزیز شایان خان (جماعت سنٹرل ورجینیا)
عزیز زید احمد خان (جماعت LA East)
عزیز ایان وقاص (جماعت Lehigh ValleyPA)
عزیز ایان این چوہدری (جماعت Lehigh ValleyPA)
عزیزہ عاصمہ اطہر (جماعت لانگ آئی لینڈ، نیویارک)
عزیزہ نینا الیزہ احمد (جماعت ملواکی)
عزیز انوش احمد (جماعت نیویارک)
عزیز اوصاف تفہیم احمد (جماعت نارتھ جرسی)
عزیز عدیل احمد (جماعت نارتھ ورجینیا)
عزیزہ انعم احمد (جماعت نارتھ ورجینیا)
عزیز فاران سامی جدران (جماعت نارتھ ورجینیا)
عزیزہ ماہا خان (جماعت نارتھ ورجینیا)
عزیز ریحان وائٹ (جماعت نارتھ ورجینیا)
عزیز سعد راجا (جماعت نارتھ ورجینیا)
عزیزہ قیصرہ احمد (جماعت Queens NY)
Seraphina Ada Hussein Ahmed (جماعت سیٹل WA)
عزیز رافیل بھٹی (جماعت سلور سپرنگ MD)
عزیزہ نوریہ احمد (جماعت واشنگٹن ڈی سی)
عزیز عبداللہ رضا سلطان (جماعت ہارس برگ ر یارک)
عزیزہ زویا عالیہ محمود (جماعت برانکس، نیویارک)
عزیز آشر حمید (کینیڈا)
عزیز عطاء الکریم جوئیہ (کینیڈا)
عزیزہ باسمہ بشریٰ ابراہیم (کینیڈا)
عزیز فیضان خان (کینیڈا)

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ و گوئٹے مالا کی کوریج دنیا بھر میں وسیع پیمانہ پر ہوئی اور الیکٹرانک، پرنٹ و سوشل میڈیا کے ذریعہ کئی ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کوریج کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

☆دورہ کے دوران چار مقامات پر پریس کانفرنسز کا انعقاد ہوا (1) فلاڈلفیا: مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر (2) بالٹی مور: مسجد بیت الصمد کے افتتاح کے موقع پر (3) گوئٹے مالا: ناصر ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر (4) ساؤتھ ورجینیا: مسجد مسرور کے افتتاح کے موقع پر۔

☆ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بھی وسیع پیمانہ پر میڈیا کوریج ہوئی۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن اور سپینش ویب سائٹ کا بھی اجراء فرمایا۔

☆اس حوالہ سے انگریزی کے ساتھ ساتھ سپینش سوشل میڈیا پر بھی پوسٹ ڈالی گئیں جن میں فیس بُک، ٹویٹر، انسٹاگرام، ویب سائٹ آرٹیکلز اور یوٹیوب وغیرہ شامل ہیں۔ ان پوسٹس کو 6 لاکھ 37 ہزار سے زائد لوگوں نے دیکھا۔

☆دورہ کے حوالہ سے ریویو آف ریلیجنز انگلش ٹیم نے دو دو، تین تین منٹ کی شارٹ ڈاکومنٹریز بنا کر اپ لوڈ کیں جنہیں 8 لاکھ سے زائد لوگوں نے دیکھا۔

☆اسکے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے حوالہ سے بھی کوریج کی گئی۔

☆ایک اندازہ کے مطابق انگریزی و سپینش سوشل میڈیا پر جو Posts ڈالی گئیں انہیں 1.86 ملین سے زائد لوگوں نے دیکھا۔

☆ناصر ہسپتال گوئٹے مالا کے افتتاح کے حوالہ سے گوئٹے مالا میں بھی وسیع پیمانہ پر میڈیا کوریج ہوئی۔

☆گوئٹے مالا کی نیشنل اخبار (Prensa Libre) جسکی اشاعت روزانہ ایک لاکھ تیس ہزار اور چار ملین سے زائد پڑھنے والے ہیں، نے اپنی 24 اکتوبر 2018ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر ناصر ہسپتال کی نمایاں تصویر شائع کی اور افتتاح کے حوالہ سے رپورٹ شائع کی۔

☆اسی اخبار (Prensa Libre) نے کالم نویس (Samuel Reyes Gomez) کا ناصر ہسپتال کے متعلق ایک تفصیلی آرٹیکل شائع کیا۔

☆نیشنل اخبار (El Periodico) میں بھی رپورٹ شائع ہوئی۔

☆نیشنل ٹی وی Guatevision نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ناصر ہسپتال کے تعارف پر مبنی رپورٹ نشر کی۔

☆نیشنل ریڈیو چینل (Radios EmisorasUnidas) نے بھی افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی۔

☆اس لحاظ سے ایک اندازہ کے مطابق لاطینی امریکہ کے مختلف ممالک کے پرنٹ میڈیا، مختلف اخبارات و ٹیلی ویژن چینلز کے ذریعہ تقریباً 32 ملین لوگوں تک ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر پہنچی۔

☆اسکے علاوہ سوشل میڈیا ٹویٹر، انسٹاگرام اور یوٹیوب کے ذریعہ 23 لاکھ لوگوں تک ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر پہنچی۔

ایم.ٹی.اے سوشل میڈیا ٹیم کی جانب سے بھی دورہ گوئٹے مالا اور امریکہ کی کوریج کی گئی۔ ایم.ٹی.اے سوشل میڈیا کی رپورٹ کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت دورہ کی مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعہ سے کل 18 لاکھ 31 ہزار 910 افراد تک پیغام پہنچا۔

☆اس کوریج میں 4 لاکھ 95 ہزار سے زائد نئے دیکھنے والے شامل ہیں۔

☆میڈیا ٹیم یو ایس اے کی جانب سے بھی دورہ کی کوریج کے حوالہ سے کوششیں کی گئیں۔ امریکہ میں ٹی وی کے ذریعہ سے کل 28 لاکھ 69 ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔

☆ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ کل 53 لاکھ 98 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ڈیجیٹل فورمز، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعہ سے تقریباً 20 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

☆مختلف اخبارات و رسائل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے کل 46 آرٹیکلز شائع ہوئے۔

☆ان میں معروف اخبارات

Baltimore Sun
Philadelphia Inquirer
Religion News Service
Houston Chronicle

شامل ہیں۔

☆ چنانچہ ان ذرائع کی مدد سے امریکہ میں کُل دس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆الاسلام ویب سائٹ کی جانب سے بھی دورہ کی کوریج کی گئی۔ الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ 10 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

☆فیس بُک کے ذریعہ کل 16 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

☆مختلف ویڈیوز کے ذریعہ کل 4 لاکھ 50 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ٹویٹر کے ذریعہ کل 7 لاکھ 38 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

☆اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ و گوئٹے مالا کی الاسلام ویب سائٹ اور متعلقہ سوشل میڈیا کے ذریعہ سے تقریباً چالیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ کی ایم ٹی اے افریقہ کے تحت افریقہ میں بھی ٹی وی، ریڈیو اور دیگر الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

☆اس میں گھانا نیشنل ٹی وی، سیرالیون نیشنل ٹی وی، AYV نیشنل ٹی وی سیرالیون، فری ٹاؤن ٹیلی ویژن سیرالیون، گیمبیا نیشنل ٹیلی ویژن، نیشنل ٹی وی یوگنڈا BBS، MITV نائیجیریا، نیشنل ٹی وی سائن پلس گھانا، گھانا نیشنل ریڈیو، گھانا نیوز ایجنسی آن لائن، روانڈا نیشنل ٹی.وی BTN، بورکینا فاسو TV3، Independent Newspaper نائیجیریا وغیرہ شامل ہیں۔

☆انکے ذریعہ تقریباً دس ملین سے زائد لوگوں تک نشریات اور خبریں پہنچیں۔

......☆......☆......☆......

5 نومبر 2018ء (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن کے ایک ہال میں تشریف لائے جہاں مختلف شعبہ جات کی گروپ تصاویر کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ درج ذیل 28 شعبہ جات نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ گروپ سیکورٹی حفاظت خاص ☆ ممبران نیشنل مجلس عاملہ جماعت یو ایس اے ☆ مبلغین کرام یو ایس اے ☆ کارکنان شعبہ ضیافت جنرل ☆ کارکنان شعبہ ضیافت ☆ شعبہ ملاقات ☆ انتظامیہ جس نے دورہ کے پروگرام آرگنائز کئے ☆ شعبہ خدمت خلق ☆ شعبہ تعلیم القرآن، وقف عارضی (تقریبات آمین آرگنائز کیں) ☆ شعبہ رہائش ☆ شعبہ پارکنگ و ٹریفک کنٹرول ☆ شعبہ سٹاف، انتظامیہ مسجد بیت الرحمٰن ☆ شعبہ سمعی و بصری (لوکل) ☆ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے ☆ شعبہ قضاء ☆ شعبہ امورِ خارجہ ☆ گروپ اطفال الاحمدیہ (جس نے وقف عارضی میں حصہ لیا) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان اطفال کو قلم عطا فرمائے ☆ میڈیا ٹیم ☆ شعبہ امورِ عامہ ☆ اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا ☆ مبلغین کرام جماعت احمدیہ کینیڈا ☆ سٹاف MTA ٹیلی پورٹ یو ایس اے ☆ شعبہ قافلہ ٹرانسپورٹ ☆ شعبہ فوٹوگرافرز ☆ شعبہ جائیداد ☆ شعبہ سیکیورٹی (خدام جو مختلف بیرونی پوسٹوں پر متعین تھے) ☆ MTA انٹرنیشنل لندن (مرکزی ٹیم MTA جس نے اس دورہ کی مکمل کوریج کی)

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نمازِ مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ کا آج اختتام ہو رہا تھا۔ آج شام امریکہ سے واپس لندن برطانیہ کیلئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے دوپہر سے ہی احباب جماعت مختلف جماعتوں سے مسجد بیت الرحمٰن جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

حضور انور کی امریکہ سے روانگی

سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کیے۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت احباب کے قریب تشریف لے گئے اور کچھ وقت کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس دوران بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے کو ملے۔ احباب و خواتین یہاں تک کہ بچوں کی آنکھوں میں بھی آنسو نظر آرہے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا افسردہ تھا۔ جب حضور انور کی گاڑی مسجد بیت الرحمن کے بیرونی احاطہ سے روانہ ہوئی تو احباب کے ہاتھ فضا میں بلند تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم، فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

قریباً آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے ایئرپورٹ کے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر لے گئے۔

امیگریشن کیلئے ایک علیحدہ جگہ مخصوص کرکے خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ دس بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت یو ایس اے، محترمہ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ اہلیہ امیر صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ، مکرم ملک وسیم احمد صاحب نائب امیر جماعت امریکہ، مکرم منعم نعیم صاحب چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے حضور انور کے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر تک آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو الوداع کہا۔ بعدازاں حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

لندن ورود مسعود

برٹش ایئرویز کی پرواز BA292 دس بج کر چالیس منٹ پر واشنگٹن کے Dullas انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کیلئے روانہ ہوئی۔ قریباً پونے سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق 6 نومبر بروز منگل کی صبح دس بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ لندن پر اُترا۔ جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعدازاں حضور انور خصوصی انتظام کے تحت ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ اسی لاؤنج میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن اور مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یو.کے نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اسی لاؤنج میں امیگریشن آفیسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔

گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر ایئرپورٹ سے مسجد فضل لندن کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور گوئٹے مالا کے اس سفر میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)
مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)
مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)
مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)
مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)
مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)
مکرم مرزا لئیق احمد صاحب (شعبہ حفاظت)
خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

☆ امریکہ سے ڈاکٹر مکرم تنویر احمد صاحب اس سارے سفر کے دوران بطور ڈیوٹی قافلہ کے ساتھ رہے۔ امیر صاحب امریکہ نے انہیں سفر کے آغاز سے دو روز قبل ہی لندن بھجوا دیا تھا جہاں سے یہ قافلہ کے ساتھ ہی روانہ ہوئے اور پھر واپس لندن پہنچنے تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

☆ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب (یوکے) کو بھی امریکہ میں قیام کے دوران قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل یوکے کے درج ذیل ممبران نے امریکہ اور گوئٹے مالا سے بعض پروگراموں کی live ٹرانسمیشن اور مختلف پروگراموں کی کوریج اور ریکارڈنگ کیلئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم توقیر احمد مرزا صاحب، مکرم غالب خان صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم حامد اللہ ناصر صاحب، مکرم سفیر الدین قمر صاحب، مکرم علی احمد صاحب (سوشل میڈیا)

☆ MTA افریقہ کے تحت افریقن ممالک میں اس دورہ کی کوریج کیلئے عمر سفیر صاحب، انچارج MTA افریقہ نے شمولیت کی سعادت پائی۔

☆ ریویو آف ریلیجنز کے تحت اس دورہ کی کوریج کیلئے مکرم عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے شمولیت کا شرف پایا۔

☆ مرکزی شعبہ مخزن تصاویر سے مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ اور غدیر احمد صاحب نے شمولیت کی سعادت پائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کیلئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہوکر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 2؍اپریل 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ منزہ بتول (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم فضل اللہ طارق صاحب (مربی سلسلہ ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ڈاکٹر سید نیّر احمد (واقف زندگی) جو اس وقت طاہر ہارٹ ربوہ میں کام کر رہے ہیں اور سید توقیر مجتبیٰ صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تین لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی اور لڑکے دونوں کے وکیل مکرم حبیب اللہ طارق صاحب اور مکرم سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اس وقت یہاں موجود ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حائقہ احمد بنت مکرم ہمایوں احمد صاحب (مورڈن لندن) کا ہے۔ یہ عزیزم وجاہت کریم (واقف نو) ابن مکرم رافت کریم صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مشعل احمد بنت مکرم سلیم احمد صاحب کا ہے۔ (اس موقع پر حضور انور نے دریافت فرمایا) یہ مِشعل ہے یا مَشعل ہے؟ عرض کیا گیا کہ مِشعل ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: مِشعل ہے تو اس پر لکھا غلط ہوا ہے۔

پھر فرمایا: سلیم احمد صاحب کی یہ بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم طیب رضا (واقف نو) ابن مکرم مرزا محمد رفیق صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمارہ خان سعید کا ہے جو مکرم بشارت سعید صاحب کی بیٹی ہیں۔ جو سکیورٹی بیت الفتوح کے کارکن ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم وقاص احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس نکاح کے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صائمہ خان کا ہے جو مکرم محمد احسن خان صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم راحیل احمد ابن مکرم لئیق احمد صاحب جو نائب سیکرٹری ضیافت یوکے ہیں، کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مکرم محمد انصر خان صاحب یہاں حاضر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ بریرہ جاوید کا ہے، یہ ایم.ٹی.اے میں Volunteer ہیں اور مکرم عبدالمومن جاوید صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عطاء الودود متین ابن مکرم عبدالمتین صاحب (سٹن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ اَوزگل احمد بنت مکرم تنویر احمد صاحب (بلجیم) کا ہے جو عزیزم محمد انصر خان فاروق ابن مکرم محمد عمر خان فاروق صاحب مرحوم (بلجیم) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مہرین رفیع بنت مکرم رفیع احمد صاحب کرائیڈن کا ہے۔ جو عزیزم علی عدنان منیر ابن مکرم منیر احمد چوہدری صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے چچا چوہدری نذیر احمد صاحب ہیں۔

حضور نے اس نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور پھر تمام نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اوران نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن 19؍اپریل 2019)

......☆......☆......☆......

قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 18، 19، 20؍اکتوبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ذیلی تنظیموں کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور ڈرائیور خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواستیں دو ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:

(1) امیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ (2) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔ (3) امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (4) وہی امیدوار ڈرائیور کی خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔ (5) وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (6) امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوم کے برابر الاؤنس و دیگر سہولیات دی جائیں گی۔ (7) امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (8) اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلیں۔ درخواست فارم حسب طریق پُر ہوکر آنے پر اس کے مطابق کارروائی ہوگی۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور کارکن درجہ چہارم خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں درجہ چہارم کی آسامیاں پُر کی جانی مقصود ہیں۔ جو دوست خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔ (2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ (4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (5) امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (6) اگر کسی امیدوار کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے منگوالیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی ان پر غور ہوگا۔

(ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں: نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان
E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com
دفتر: 01872-501130

کلامُ الامام

”قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

برانچ
دانش منزل (قادیان)
ڈگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps®
Walk with Style!

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 جنوری 2019ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نرگس ناہید صاحبہ

اہلیہ مکرم عزیز اللہ صاحب (مورڈن، یو.کے)

29 جنوری 2019ء کو 48 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سابق امیر جماعت جالندھر) کی پڑپوتی اور محترم ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب مرحوم کی بیٹی اور محترم میاں احمد دین صاحب کی بہوتھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد سلیم جاوید صاحب (واہ کینٹ)

16 دسمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور غریبوں کے ہمدرد تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ 23 سال تک واہ کینٹ میں بطور سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ نعیمہ بشیر صاحبہ

اہلیہ مکرم سیٹھ محمد بشیر صاحب (حیدر آباد، انڈیا)

10 جنوری 2019ء بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم کی پڑپوتی، محترم ابراہیم الہ دین صاحب کی پوتی اور محترم محمد نور الدین الہ دین صاحب کی بیٹی تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ آپ کو حج بیت اللہ کے علاوہ دو دفعہ عمرہ کی بھی توفیق ملی۔ حیدر آباد دکن میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری کے علاوہ صدر لجنہ اور پھر صوبائی صدر آندھرا پردیش کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ محترم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی کی خالہ زاد بہن تھیں۔

(3) مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب

(سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس، ربوہ)

22 جنوری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1970ء سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مختلف دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے ناظم مال کے علاوہ اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ اور نائب صدر محلہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ 2006ء میں بطور مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ ریٹائر ہوئے۔ اس دوران آپکو مخالفین کی جانب سے متعدد مقدمات کا سامنا کرنا پڑا اور کئی مرتبہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ آخری مرتبہ تو گرفتاری کے بعد ان پر دہشت گردی کا مقدمہ بھی بنا دیا گیا۔ آپ نے شوگر کی بیماری کے باوجود بہت حوصلہ اور صبر سے اپنی اسیری کے ایام گزارے۔ بہت شفیق، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم رفاقت احمد ڈوگر صاحب (انچارج رقیم پریس غانا) کے والد تھے۔

(4) مکرم پی. کے. عمر صاحب ابن مکرم بی کنجالی صاحب مرحوم (مرکرہ، کرناٹک، انڈیا)

9 جنوری 2019ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم بی کنجالی صاحب نے 1951ء میں بیعت کی اور اس وجہ سے انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مرحوم نے 12 سال تک صدر جماعت مرکرہ (کرناٹک) کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، مالی قربانی میں پیش پیش، مہمان نواز، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 9 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ شاہدہ شہیر صاحبہ (کینیڈا)

15 جنوری 2019ء کو 47 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک، مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے خاص شغف تھا۔ بیماری کے دوران بھی بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ چھوٹی بیٹی کو بہت محنت سے قرآن حفظ کروانے میں مدد کی۔ آپ کے بیٹے عزیزم صہیب احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

کلامُ الامام

’’جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم پُر کر کے مورخہ 30 جون تک دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔ جامعہ احمدیہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 15 جولائی 2019 کو لیا جائے گا۔

● داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔

(3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔

(4) گریجویٹ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

ضلعی امراء کرام، امراء جماعت، صدر صاحبان، مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ ذہین اور قابل اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلباء کا انتخاب کر کے اُنہیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تیاری کروائیں اور جلد سے جلد ایسے طلباء کے داخلہ فارم پُر کروا کر دفتر وقف نو بھارت میں بھجوائیں۔

داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کیلئے ایڈریس: waqfenau@qadian.in

INCHARGE WAQF-E-NAU DEPARTMENT

OFFICE WAQF-E-NAU INDIA (NAZARAT TALEEM)

M.T.A BUILDING, CIVIL LINE,QADIAN

DISTRICT: GURDASPUR, PUNJAB(INDIA)PIN:143516

CONTACT: 01872-500975,9988991775

(ناظر تعلیم وصدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

ارشاد باری تعالیٰ

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

ملکی رپورٹیں

ہفتہ اطفال وتربیتی کیمپ مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان 2019ء

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ ہفتہ اطفال وتربیتی کیمپ مورخہ یکم اپریل تا 7؍اپریل 2019ء منعقد ہوا۔ قادیان کے 14 حلقہ جات سے اطفال نے شرکت کی۔ یکم اپریل 2019ء بروز سوموار نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کروائی اور ہفتہ اطفال کا آغاز ہوا۔ ہفتہ کے ساتوں روز مقررہ شیڈول کے مطابق علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ اطفال کو پانچ گروپس میں تقسیم کیا گیا اوران کے مابین مسابقت فی الخیرات کے تحت بیسٹ گروپ کا مقابلہ کروایا گیا۔ صداقت گروپ نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اطفال کو مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی اوران کی تاریخ اوراہمیت سے روشناس کروایا گیا۔ مورخہ 6؍اپریل کو مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب وعشاء ایک دلچسپ creative writing کا مقابلہ کرایا گیا نیز ایک تربیتی ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ مورخہ 7؍اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ گراؤنڈ میں مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سفیر الدین صاحب نے کی۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد اطفال دہرایا۔

خصوصی نشست: اسکے بعد اطفال کے ایک پینل نے سوال وجواب کے رنگ میں ’’رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم‘‘ کے موضوع پر پروگرام پیش کیا۔ بعدہ اطفال کے گروپ نے ایک ترانہ پڑھا جس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تقریر کی۔ بعدہ مکرم عطاء الباری صاحب ناظم اطفال قادیان نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے بچوں کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کرائی اور ہفتہ اطفال اختتام پذیر ہوا۔

(زبیر احمد طاہر، صدر ہفتہ اطفال کمیٹی)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں
جلسہ یوم مسیح موعود اور تبلیغی، تربیتی وخدمت خلق کی مساعی

☆ مورخہ 24؍مارچ 2019 کو جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید اویس احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم دانش احمد مشہود صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے‘‘ تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ بر ادیان باطلہ‘‘ تقریر کی۔ اس کے بعد بعض اطفال نے ایک قصیدہ پیش کیا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ مورخہ 16؍مارچ کو حلقہ افضل گنج حیدرآباد کی جانب سے 200 معذوروں اورغریب لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔ نیز حلقہ بی بی بازار حیدرآباد کی طرف سے بھی 114 یتیم بچوں کو کھانا کھلایا گیا۔ روزنامہ ’’آداب‘‘ تلگو میں اس کی خبر تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ ماہ فروری ومارچ میں مختلف اہم شخصیات کو جماعتی تعارف کرایا گیا اور لٹریچر دیا گیا۔ مورخہ 31 مارچ کو یوم تبلیغ منایا گیا جس میں پولیس کے افسران کو تبلیغ کی گئی اور لٹریچر دیا گیا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

☆ جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ (صوبہ اڈیشہ) میں مورخہ 20؍فروری 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا مکرم شیخ شمس الحق صاحب سابق صدر جماعت کیندرہ پاڑہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ نظم مکرم شیخ ظفر اللہ صاحب نے پڑھی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ خاکسار نے پڑھا۔ بعدہ مکرم شیخ سلیم احمد صاحب، مکرم شیخ ظفر اللہ صاحب اور خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(وسیم احمد نیاز معلم سلسلہ کیندرہ پاڑہ)

☆ جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (صوبہ اڈیشہ) میں مورخہ 20؍فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر درس ہوا۔ بعدہ انصار، خدام اور اطفال نے گاؤں میں وقار عمل کیا۔ اس موقع پر غرباء اور بیماروں میں پھل بھی تقسیم کیے گئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے کرکٹ میچ اور بچوں کی کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشا مکرم ستار خان صاحب نائب صدر تالبرکوٹ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر چار تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(میر سبحان علی، معلم سلسلہ)

☆ جماعت احمدیہ اجمیر (صوبہ راجستھان) میں مورخہ 20؍فروری 2019 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم سریش کاٹھات صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم عزیز مصدق احمد نے پڑھی۔ خاکسار نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم عبد القدوس صاحب مبلغ انچارج کوٹا نے ’’سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد رفیق، مبلغ سلسلہ اجمیر)

☆ جماعت احمدیہ شولا پور (صوبہ مہاراشٹرا) میں مورخہ 22؍فروری 2019 کو بعد نماز جمعہ مکرم عبد المبارک صاحب امیر جماعت شولا پور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم آصف احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ توفیق صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم طاہر شیخ صاحب، مکرم خورشید عالم صاحب، مکرم آصف بشارت صاحب اور خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دوران تقاریر عزیزہ صاحبہ خورشید عالم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(جعفر علی خان، معلم سلسلہ شولا پور)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

☆ جماعت احمدیہ پالاکرتی (صوبہ تلنگانہ) کی جانب سے مورخہ 23؍مارچ 2019 کو یوم مسیح موعود کی مناسبت سے ایک یتیم خانہ کے بیس سے زائد مستحقین کو کپڑے، پھل اور نقدی تقسیم کی گئی۔ اسی روز پالاکرتی سے بیس کلومیٹر دور ایک اور یتیم خانہ میں بھی مستحقین کو پھل، کپڑے اور نقدی تقسیم کی گئی۔ مورخہ 24؍مارچ کو مکرم نذیر صاحب امیر جماعت ورنگل کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یعقوب پاشا صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد شریف صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار، مکرم عبد الرؤف صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ فقیر احمد، معلم سلسلہ پالاکرتی، ورنگل)

☆ جماعت احمدیہ سرسی والا (صوبہ پنجاب) میں مورخہ 23؍مارچ 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا مکرم رمپی خان صاحب صدر جماعت سرسی والا کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سلیم صاحب سیکرٹری مال نے کی۔ نظم عزیزہ مرجینہ بیگم نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے یوم مسیح موعود کی اہمیت اور شرائط بیعت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم طارق محمود صاحب سرکل انچارج مانسہ نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ستپال احمد، معلم سلسلہ سرسی والا، مانسہ)

☆ جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) میں یوم مسیح موعود کی مناسبت سے مورخہ 17؍مارچ 2019 کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر درس دیا گیا۔ بعدہ احباب جماعت نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ اس پروگرام میں انصار، خدام، لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ مورخہ 23؍مارچ کو بعد نماز عصر مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم اشرف خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید بشیر الدین صاحب، مکرم ظفر احمدی ششنا صاحب، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(میر عبد الحمید، مبلغ انچارج بنگلور)

☆ جماعت احمدیہ ساگر (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 22؍مارچ 2019 کو یوم مسیح موعود کی مناسبت سے ساگر گورنمنٹ ہسپتال میں 50 مریضوں کو پھل تقسیم کیے گئے۔ مورخہ 23؍مارچ کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز مغرب وعشا مکرم ندیم احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد سنوری صاحب نے کی۔ نظم عزیز عدیل احمد، عبد المالک سنوری، عاصف کظیم اور جاذب احمد نے مل کر پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم نعمت اللہ نواز صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(جاوید احمد سنوری، معلم سلسلہ ساگر)

☆ جماعت احمدیہ راٹھ، مسکرا، مودھا اور بھگاؤں (صوبہ اتر پردیس) میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد علمائے کرام نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔

(خالد احمد، مبلغ انچارج حمیر پور یوپی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9701: مَیں فہمیدہ زوجہ مکرم الطاف ۔پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن Addhar(H) ،4th گیٹ ڈاکخانہ پیچ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 160 گرام 916 K بشمول حق مہر۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ہارون ۔پی الامۃ: فہمیدہ۔ایم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9702: مَیں فیمینا۔اِی زوجہ مکرم نوشاد احمد۔ایس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1996 ،ساکن Elambilat(H) ویلائیل روڈ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 144 گرام 916K بشمول حق مہر۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون ۔پی الامۃ: فیمینا۔اِی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9703: مَیں C.P Suharabi زوجہ مکرم اقبال صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن پالا کانڈی (H) اُلیسیر ی کنّو ڈاکخانہ نلّا لم ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 گرام 916K بشمول حق مہر۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون ۔پی الامۃ: سہرابی بی ۔پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9704: مَیں ساجدہ ۔بی زوجہ مکرم موسیٰ کویا ۔ٹی ۔پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن 149 کارنگمّال پارمب KSHB میڈیکل کالج ڈاکخانہ چیوایور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 3.75 سینٹ بمقام میڈیکل کالج کالیکٹ ، زیور طلائی 40 گرام 916K ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون ۔پی الامۃ: ساجدہ ۔بی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9705: مَیں شاہانہ ۔ٹی ۔پی زوجہ مکرم نشان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن 149 کارنگمّال پارمب KSHB میڈیکل کالج ڈاکخانہ چیوایور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 280 گرام 916K بشمول حق مہر۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون ۔پی الامۃ: شاہانہ ۔ٹی ۔پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9706: مَیں رضوانہ ارشاد زوجہ مکرم ٹی ۔ارشاد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن تھیکّم تھوڈیل ڈاکخانہ ویزگانلّور (چلاکرا) ضلع تریشور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ؍مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 3 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 36 گرام 22 کیریٹ وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ۔ارشاد احمد الامۃ: رضوانہ ارشاد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9707: مَیں شاہینہ ریاض زوجہ مکرم ریاض الدین بی ۔این صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن Cheattianthodi ہاؤس ڈاکخانہ الانلور ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ؍مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 1 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/10,000 روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ۔محمد سلیم الامۃ: شاہینہ ریاض گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9708: مَیں عائشہ ۔بی بی زوجہ مکرم محمد ۔بی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1995 ،ساکن الانلور ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ؍مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 16 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/2000 روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے ۔محمد سلیم الامۃ: عائشہ بی بی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9709: مَیں سلوہ تمّہ ۔ایم زوجہ مکرم ابوبکر ایم ۔ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2010 ،ساکن Mullathapadath ڈاکخانہ ونگانلور (چیلاکرہ) ضلع تریشور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ؍مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 15 سینٹ رہائشی زمین، 10 سینٹ رہائشی زمین، ایک گھر چیلاکرہ میں ۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد ۔پی ۔اے الامۃ: سلوہ تمّہ ۔ایم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9710: مَیں وسیم اسماعیل خان ولد مکرم اسماعیل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ؍اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کرامت احمد خان العبد: وسیم اسماعیل خان گواہ: ساجد خان

مسل نمبر 9711: مَیں شیخ قدوس ولد مکرم شیخ عزیز صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ؍اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کرامت احمد خان العبد: شیخ قدوس گواہ: فطرۃ النساء

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

کلام الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination

for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.

WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Narananappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (ضلع محبوب نگر) صوبہ تلنگانہ

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد (صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

رمضان المبارک میں
چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں!

الحمدللہ ایک مرتبہ پھر روحانی بہار کا مہینہ رمضان ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت کا دوسرا مغفرت کا اور تیسرا آگ سے نجات کا ہے۔ یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار بھی کہلاتا ہے۔ رمضان المبارک میں جہاں مومنین روزہ رکھ کر غیر معمولی عبادات الٰہیہ میں اپنے آپ کو مشغول کر لیتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کر کے اس کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ سے اجر پاتے ہیں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا سعادتمندی اور تقویٰ شعاری کا ثبوت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ مالی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں اور مال میں بھی کئی گنا اضافہ اللہ تعالیٰ فرما دیتا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نومبائعین کو بھی تحریک جدید کے چندہ میں شامل کیا جائے۔

بانی تحریک جدید سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تم تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ؍نومبر 1938)

اس بابرکت مہینہ میں احباب جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کریں اور اسی طرح مستورات اور بچے بھی اپنے وعدہ کی مکمل ادائیگی کریں۔ ان کے اسماء رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دعائے خاص کیلئے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ارسال کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

کلامُ الامام

’’جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

افسوس! محترم مولانا خورشید احمد انور صاحب
سابق ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان وفات پا گئے

افسوس! محترم مولانا خورشید احمد انور صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان سابق ایڈیٹر ہفت روزہ بدر 19 ؍مارچ 2019 کو جالندھر کیپٹل ہسپتال میں چند یوم زیر علاج رہ کر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ میراں پور کٹرا یوپی میں 13 ؍اگست 1946 کو پیدا ہوئے آپ کے والد مکرم عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم اور والدہ مکرمہ رئیسہ بانو صاحبہ تھیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت قادیان میں والد صاحب کے پاس ہوئی۔ مدرسہ احمدیہ (حال جامعہ احمدیہ) سے فارغ التحصیل ہو کر خدمت دین کا آغاز کیا اور مختلف ادارہ جات میں نمایاں رنگ میں خدمات سرانجام دیں۔

لمبا عرصہ ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر کے طور پر خدمات کا موقع ملا۔ آپ کے اعلیٰ پائے کے علمی و ادبی و تربیتی مضامین تعلیم و تربیت کے علاوہ ادبی ذوق رکھنے والوں کیلئے کشش و دلچسپی کا باعث ہوتے تھے۔ کچھ عرصہ آپ مینیجر بدر بھی رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی منظوری سے 1983 تا 1985 دو سال بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خدمات سرانجام دیں۔ صدارت سے پہلے آپ مجلس کے مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے اور نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔ تقسیم ملک کے بعد آپ مجلس خدّام الاحمدیہ بھارت کے تیسرے صدر مقرر ہوئے عرصہ صدارت کے اختتام پر آپ کو مجلس کی طرف سے شاندار الوداعیہ دیا گیا۔

جامعہ احمدیہ میں بحیثیت مدرس بھی آپ کو خدمت کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں انسپکٹر بیت المال، نائب ناظر بیت المال، نائب ناظر نشر و اشاعت، وکیل المال تحریک جدید، صدر خدمت خلق کمیٹی کے علاوہ کئی خدمات نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیں۔ جو کام بھی آپ کے سپرد کیے گئے نہایت ذمہ داری تندہی اور خوش اسلوبی سے سر انجام دیتے رہے۔

صدسالہ جوبلی سوونیئر کمیٹی کے ایڈیٹر کی حیثیت سے نہایت عمدہ دیدہ زیب اور اعلیٰ پائے کا سوونیئر بھی آپ کی یادگار ہے۔

آپ خوش مزاج ہمدرد اور قواعد وضوابط کی پابندی اور کارکنان کی تعلیم و تربیت اور دلجوئی کرنے والے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھریلو کاموں میں بھی دلچسپی لیتے۔

سیدنا حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 2019 میں آپکی اعلیٰ خوبیوں کا ذکر فرمایا اور آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

قادیان میں آپ کی نماز جنازہ 20 ؍مارچ کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ مکرمہ زکیہ انور صاحبہ کے علاوہ درج ذیل اولاد یادگار چھوڑی ہے:

(1) مکرمہ شاہدہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد خان صاحب آف امریکہ (2) مکرمہ راشدہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم فضل اللہ عابد صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان (3) مکرمہ ساجدہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم خالد الہ دین صاحب قادیان (4) مکرم طارق ظہیر صاحب بیت الفتوح لندن (5) مکرمہ ڈاکٹر عطیۃ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء المحسن صاحب ولد مکرم مبارک احمد طاہر صاحب شہید۔ تمام بچے مختلف رنگوں میں سلسلہ احمدیہ کی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

ادارہ بدر آپ کی اہلیہ، جملہ بچگان اور عزیز واقارب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں میں مقام قرب عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

......☆......☆......☆......

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 23 - May - 2019 Issue. 21

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

دنیا کے اس خطے میں اللہ تعالیٰ نے مرکز کی توفیق دی جو توحید سے خالی ہے اور شرک سے بھرا ہوا ہے، یہاں سے ایک نئے عزم کے ساتھ توحید کو پھیلانے کے کام کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کو پورا کرو اور پھر وہ دن بھی آئے جب بستیوں کی بستیاں اور شہروں کے شہر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 مئی 2019 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔ قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ○ فَرِیۡقًا ہَدٰی وَفَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡہِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ○ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ○ (سورۃ الاعراف: 30 تا 32) ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تو کہہ دے میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کر لیا کرو اور اللہ کی عبادت کو خالص اسی کا حق قرار دیتے ہوئے اسی کو پکارو جس طرح اس نے تم کو شروع کیا تھا۔ پھر ایک دن تم اسی حالت کی طرف لوٹو گے۔ ایک فریق کو اس نے ہدایت دی لیکن ایک اور فریق ہے جس پر گمراہی واجب ہوگئی ہے یعنی وہ گمراہی کا مستحق ٹھہرا ہے انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پا گئے ہیں۔ اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا: الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ آج ہمیں اسلام آباد کی اس مسجد میں جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ گو آج رسمی طور پر ہم اس جمعہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں لیکن عملاً میرے یہاں منتقل ہوتے ہی نمازوں اور دوسرے پروگراموں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ یہ مسجد جس کا نام میں نے ''مسجد مبارک'' رکھا ہے اس لحاظ سے اس کی اہمیت ہے کہ خلیفہ وقت کی رہائش یہاں ہے۔ خدمت کرنے والوں میں سے قریباً انتیس تیس لوگوں کی رہائش بھی یہاں ہے اور تمام ضروری دفاتر جن سے میرا روزانہ عموماً زیادہ واسطہ رہتا ہے وہ بھی یہاں ہیں۔ یعنی یہ جگہ اور یہ مسجد اس لحاظ سے مرکزی مسجد ہے اور اہمیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد اس لحاظ سے مسجد مبارک کی مثیل بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی اور ہر لحاظ سے مبارک بھی ہو۔ جب اسکا نام رکھنے کی تجویز ہو رہی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ایک دم میرے سامنے آ گیا جسکی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ الہام یہ ہے: مُبَارَكٌ وَّ مُبَارِكٌ وَّ كُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو دعائیں مسجد مبارک قادیان میں کیں اور جو آپ کی خواہشات اور تڑپ دنیا میں اسلام کے پھیلنے اور غلبہ حاصل کرنے کیلئے تھی وہ اس مسجد کو بھی پہنچتی رہیں۔ یہاں مرکز کا آنا ہر لحاظ سے مبارک ہو اور خلافت احمدیہ کی طرف سے جاری ہونے والے تمام منصوبے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکت کو جذب کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جن برکتوں کا حضرت مسیح موعودؑ کی مسجد سے تعلق تھا وہ اسے بھی ملتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان وسعتوں کو مزید بڑھاتا چلا جائے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں اور دشمن نے اپنے زعم میں جن فضلوں اور برکتوں کو ہم سے چھیننا چاہا تھا اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اور کئی گنا بڑھ کر اس مسجد اور اس مرکز سے وہ ترقیات کے نظارے دکھائے۔

پس ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس نئی بستی میں رہنے کی توفیق دی ہے اور جو لوگ اس نئی آبادی کے قرب و جوار میں آباد ہو رہے ہیں انہیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی حالتوں کو ایسا بنائیں کہ اس علاقے میں احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کو نظر آئے۔ اب ایک نئی صورت یہاں کی آبادی کو ملی ہے اور اس لحاظ سے یہاں کے مقامی لوگ بھی ہمیں ایک اور نظر سے دیکھیں گے۔ پس اس وجہ سے اپنے نمونے پہلے سے بڑھ کر دکھانے ہوں گے ان پر اپنا اچھا اثر ڈالنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو واضح طور پر فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرو۔ اگر یہ نہیں کرو گے تو تمہاری ترقی نہیں ہوگی بلکہ تم گمراہی کے گڑھے میں پڑو گے۔ مسجدوں کا جو مقصد ہے اسے پورا کرنا ہوگا تبھی اللہ تعالیٰ کے انعام ملیں گے۔

آج کل جہاں مخالفین احمدیت اپنی ظلم و تعدی اور دشنام طرازی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں ایسے میں ہماری اور بھی زیادہ ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اپنی عبادتوں کو بھی خالص کریں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے بھی آشنا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اُدۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ۔ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ فرمایا کہ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت اسلام جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے۔ تمام اخلاقِ ذمیمہ بھر گئے ہیں اور وہ اخلاص جس کا ذکر مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ۔ میں ہوا ہے آسمان پر اٹھ گیا ہے۔ یعنی اس کا کوئی وجود ہی نہیں نظر آتا۔ خدا کے ساتھ صدق وفاداری اخلاص محبت اور خدا پر توکل کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا: واضح ہو کہ قرآن شریف کی رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا۔ یعنی بیشک کھاؤ اور پیو مگر کھانے میں بھی بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی نہ کرو کیونکہ اس سے بھی توازن خراب ہوتا ہے اور اس کا اثر پھر روحانی حالتوں پر بھی پڑتا ہے۔ پس ایک حقیقی عابد جو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو کر عبادت کرتا ہے وہ نہ صرف اپنی روحانی حالت بہتر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھتا ہے بلکہ اپنی جسمانی حالت بھی ٹھیک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مرکز کے بننے پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا حق ادا کرنے کیلئے ہمیں جہاں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے وہاں اخلاقی معیاروں کو بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے کہ بعض لوگ اپنے ہمسایوں اور باہر ملنے والوں کے ساتھ تو بڑے اچھے ہوتے ہیں لیکن اپنے گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ ان کے رویے اچھے نہیں ہوتے۔ یہ ان کے ذاتی فعل نہیں ہیں کیونکہ یہ باتیں جماعتی اکائی اور سکون پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔ گھروں کی بے سکونی بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور بچے مستقبل میں جماعت کا بہترین حصہ بننے کی بجائے جماعت سے دور اور دین سے دور جانے والے بن جاتے ہیں۔ اسلام کو پھیلانے اور اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالا جائے۔ پس ایسے گھر جہاں اس قسم کی باتیں پیدا ہو رہی ہیں وہ اپنے گھروں کے امن و سکون کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جن عورتوں میں ذرا ذرا سی بات میں غصہ کا پہلو غالب آ جاتا ہے انہیں بھی اپنے بچوں کی تربیت کیلئے اپنی حالتوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس رمضان کو اس لحاظ سے بھی ممتاز بنا لیں کہ اپنے گھروں کو بھی اس مہینے کی برکتوں سے ہم نے سنوارنا ہے۔ تقویٰ میں ہم نے بڑھنا ہے۔ ریاکاری اور تکبر اور رعونت وغیرہ سے بچنا ہے جتنے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر ہو رہے ہیں اتنا زیادہ ہمیں ان باتوں کو سوچنا چاہئے کہ ہم ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ مرکز جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اصل غرض تو اس کی دین کی ضروریات کیلئے استعمال کرنا ہے لیکن دنیاوی کے لحاظ سے بھی یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اس مرکز کے ذریعہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی دونوں انعامات سے نوازا ہے۔ پس ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرنی چاہئے۔ ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے چلے جاتے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے ایک بستی آباد کرنے کی توفیق دی۔ گو یہ ایک چھوٹی سی آبادی ہے لیکن اس کی اہمیت مرکز ہونے کے لحاظ سے اہم ہے۔ دنیا کے اس خطے میں اللہ تعالیٰ نے مرکز کی توفیق دی جو توحید سے خالی ہے اور شرک سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں سے ایک نئے عزم کے ساتھ توحید کو پھیلانے کے کام کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کو پورا کرو اور پھر وہ دن بھی آئے جب بستیوں کی بستیاں اور شہروں کے شہر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والے ہوں اور آج جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اسکے بجائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے میں وہ فخر محسوس کرنے والے ہوں اور آپ پر درود بھیجنے والے ہوں۔ پس یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ دعاؤں سے، عمل سے کس طرح خلیفہ وقت کی مدد کرنی ہے۔ پس اس برکتوں والے اور دعاؤں کی قبولیت والے مہینے سے صحیح استفادہ کرتے ہوئے احمدیت کی ترقی اور دنیا کے اس خطے میں مرکز کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے دعا کریں اور بہت دعا کریں۔ اس مرکز میں بھی وسعت پیدا ہوتی چلی جائے اور اس کے ارد گرد احمدی آبادی بھی پھیلتی چلی جائے۔ ہم لوگوں کے اسلام کی آغوش میں آنے کا نظارہ دیکھیں۔ تمام مخالفین کے منصوبوں کو پارہ پارہ ہوتے ہم دیکھیں۔ ربوہ جانے کے راستے بھی کھلیں اور قادیان جو مسیح کی تخت گاہ ہے وہاں واپسی کے راستے بھی کھلیں اور مکہ اور مدینہ جانے کیلئے بھی ہمارے راستے کھلیں کہ وہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بستیاں ہیں اور اسلام کے دائمی مرکز ہیں اور اصل اسلام کا پیغام ان لوگوں کو بھی پہنچے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق کی تصدیق کرنے والے بن جائیں اور مسلمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جمع ہو کر امت واحدہ بن کر اسلام کی حقیقی تعلیم کا عملی نمونہ بننے والے ہوں اور جلد سے جلد غیر مسلم دنیا بھی اسلام کے جھنڈے تلے آئے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمومی طور پر جماعت کو جو مالی قربانی کی توفیق دی ہے اسی قربانی سے تمام منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں اور آئندہ بھی پہنچیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کی مالی استطاعت کو بھی بڑھاتا چلا جائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ اس لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ منصوبے کسی خاص تحریک کے بغیر ہیں۔ کیونکہ عمومی جماعت کے بجٹ میں سے بھی ہیں اس لئے تمام دنیا کی جماعتیں اس میں شامل ہیں اور کوئی تخصیص نہیں کہ کس نے زیادہ دیا کس نے کم دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرماتا چلا جائے۔

☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad